بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

عام قیمت فی پرچہ ایک آنہ

چہ گویم باتو گر آئی بچادر قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۰ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان | پیشگی

مورخہ ۲۔ ربیع الاول ۱۳۲۷ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۵ مارچ ۱۹۰۹ء مطابق ۱۲ چیت سمت ۶۶ بکرمی

جلد | نمبر ۲۲

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

"کشتہ روپیہ" سالم الحروف

(صرف جڑی بوٹی سے طیار شدہ)

سالم الحروف روپیہ کے کشتہ کے فوائد ایسے وسیع ہیں کہ جن کے اعتراف سے طبی دنیا لبریز ہے تمام اعضائے رئیسہ پر اس کا ایسا فوری اثر ہوتا ہے کہ کوئی دوسری دوائی اس کا جواب نہیں ہو سکتی ہر طبقہ اور ہر طرز زندگی کے لئے یہ کشتہ از حد مفید مانا گیا ہے اور ایک کثیر حصہ انسانی امراض کا جس کے علاج سے طبیب عاجز آ جاتا ہے اس کشتہ کے استعمال سے بفضلہٖ شفا پا جاتا ہے۔ دماغ ۔ دل ۔ حافظہ جگر ۔ معدہ ۔ گردہ ۔ مثانہ وغیرہ کے ضعف اور امراض کے دور کرنے میں اس کا معجزانہ اثر ثابت ہوا ہے ۔ قوت حافظہ کے بڑھانے کے لئے عجیب وغریب طور پر مؤثر ہے ۔ نظام عصبی میں طاقت بخشتا ہے ۔ عام طاقت اور توانائی اور حرارت غریزی بڑھاتا ہے خون صالح پیدا کرتا ہے ۔ دل کی پژمردگی اور افسردگی میں تفریح بخشنے کا ایک عجیب ذریعہ ہے ۔ دماغی کام کرنے والوں کا ایسا معین ہے کہ کتنا ہی کام کرو ۔ دماغ تھکنے میں نہیں آتا اور سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ قویٰ اور اعضائے رجولیت کی ساری ضرورتوں کو بے نظیر طور پر پورا کرتا ہے اور کسی بات کی حاجت باقی نہیں چھوڑتا اس کے فوائد کتب طبیہ سے مشرح طور پر معلوم ہو سکتے ہیں ۔ یہ نایاب خالص باوزن روپیہ کا کشتہ کئی پشتوں سے ہمارے خاندان میں بطور وراثت چلا آتا ہے ۔ پھول کی طرح شگفتہ ہو جاتا اور پھول جاتا ہے اور تمام نقوش اور حروف پڑھے جا سکتے ہیں اور یہ یقینی اور مصدقہ امر ہے کہ خالص جڑی بوٹی سے طیار کیا جاتا ہے ۔ اس کے تیار کرنے میں کوئی دھات کسی قسم کے ہرگز استعمال نہیں کی جاتی۔ اگرچہ بارہا یہ امر ثابت ہو چکا ہے لیکن پھر بھی ہم ہمیشہ اس بات کے لئے طیار ہیں کہ اپنے بیان کی

تصدیق کرا دیں اور ثابت کر دیں کہ خالص چاندی کا کشتہ جڑی بوٹیوں سے طیار ہوتا ہے ہر ایک موسم میں بلا اندیشہ مضرت استعمال کیا جا سکتا ہے ۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ شامل ہوتا ہے۔

قیمت فی روپیہ (صمہ) پانچ روپیہ ۔ نصف روپیہ (۱۲ع) چہارم حصہ (مہ) محصول ذمہ خریدار

المشتہر

حکیم حسین بخش و حکیم فیض احمد سوہا بازار ڈاکخانہ ڈبی بازار ۔ لاہور

خریداران بدر کیلئے ایک تحفہ

صاحبان ! اگر آپ کو اپنے پروردگار کی کلام کا کچھ بھی شوق ہے اور آپ یہ چاہتے ہیں کہ قرآنی دعائیں جو کہ مستجاب ہیں اپنے حوائج میں پڑھیں تو ہم سے رسالہ ادعیۃ القرآن مترجم اردو بقیمت ۲ مع محصولڈاک منگا کر پڑھیں چونکہ ۲ کا وی پی نہیں ہو سکتا اس لئے درخواست ۵ سے کم نہ ہونی چاہئیے اور یا ۲ کے ٹکٹ بھیجدیں ۔ نوٹ ۔ ۴ جلد کے خریدار کو ایک جلد اور دس جلد کے خریدار کو ۴ جلدیں مفت دی جاوینگی۔

المشتہر ۔ ابن عباد اللہ السید محبوب شاہ مقام داتہ ڈاکخانہ مانسہرہ (ہزارہ)

اشتہار صدق آثار

(الصدق ینجی والکذب یہلک)

بشنو گفتن کہ زر مغربیست + حاجت مشک خود بگوید کہ چیست

میرے پاس ہ اصلی میرا ہے کہ جس کو عوام فی تولہ کئی کئی روپیہ پر فروخت کرتے ہیں مگر میں کسی اشد ضرورت کی وجہ سے فی تولہ صرف پانچ روپیہ دیتا ہوں اگر کسی صاحب کو کچھ تردد ہو تو وہ محصولڈاک بھیجکر کسی تجربہ کار سے تسلی کرا سکتے ہیں ۔ المشتہر ۔ مولوی محمد معین احمدی ۔ داتہ ۔ مانسہرہ ۔ ہزارہ

نوٹ ۔ یہ میرا دفتر بدر سے مل سکتا ہے ۔

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل اسسٹنٹ چھپ کر شائع ہوا)

(کتبہ عاجز محمد حسین احمدی)

"پیامِ صادق"

رپورٹ دورہ ایڈیٹر

نمبر ۳

(سلسلہ کیواسطے دیکھو اخبار بدر نمبر ۲۱ جلد ۸ مورخہ ۱۸ مارچ سنہ ۱۹۰۹ء)

مکان شریف گذشتہ نمبر میں دہرم کوٹ رندہاوا اور ڈیرہ بابا نانک کے ذکر کے درمیان رتڑ چھتڑ کا ذکر آئندہ نمبر میں کرنے کا وعدہ کیا گیا تہا سو عرض کیا جاتا ہے۔ یہ مقام حضرت امام علی شاہ صاحب کے سبب مشہور ہے جن کے پوتے سید میر مبارک اللہ صاحب آجکل گدی نشین ہیں جو بڑے اخلاق سے پیش آئے صاحب موصوف کی وفات سنہ ۱۲۸۲ ہجری میں ہوئی مگر ان کے زمانہ میں جو حال رتڑ چھتڑ کا سنا جاتا ہے اور جو ان مکانات کی وسعت سے معلوم ہوتا ہے جو اس زمانہ کی مزورتوں کے سبب بنائے گئے تھے اب تو سچ پوچھو تو اس کا نام ونشان ہی نہیں یا تو یہ حال تھا کہ جیسے میرزا ظفر اللہ خان صاحب اپنی کتاب میں لکھتے ہیں ہندوستان۔ افغانستان۔ عرب کے لوگ جوق در جوق در اقدس پہ پڑے رہتے تہے۔ امرا۔ صلحا۔ حفاظ۔ قراء۔ تجار۔ زراعت پیشہ۔ القصہ ہر قسم کے ہر ملک کے آدمیوں کا وہاں مجمع نظر آتا تہا دروازے پہ ہاتھی بندہے رہتے تہے۔ تعمیر کا کام ہر وقت جاری رہتا تہا۔ پنجگانہ نماز کا وقت رونق وبرکت کا ہوتا تہا۔ یا اب یہ حال ہے کہ ساری خانقاہ۔ مسجد۔ مکانات۔ سافرخانہ میں ہم پہر گئے سب خالی اور سنسان پڑے ہیں۔ مکانات گرتے چلتے ہیں ان کی مرمت کوئی نہیں کر سکتا اور نہ ضرورت ہے کئی حویلیاں بالکل ویران سی ہوگئی ہیں مسجد میں بہی وسعت اور شان وشوکت تو ہے مگر آبادی ندارد۔ سوچنے کی جگہ اور عبرت کا مقام ہے کہ خدا تعالےٰ نے اپنے اُس پیارے حضرت امام علی شاہ صاحب مرحوم ومغفور کو محض اپنے فضل وکرم سے ایسا اقبال وعروج بخشا اور ان کے واصل باللہ ہوتے ہی خدا تعالےٰ نے اپنی رحمت کا خوانچہ اٹھا لیا اور جس طرح لوگ دور دراز کے سفر برداشت کرکے کشاں کشاں یہاں پہنچتے تہے۔ اب کچھ نہیں جس سے صاف ظاہر ہے کہ رحمت الٰہی کی کشش جو اس زمانہ کے بزرگ میں تہی وہ اب پچھلے لوگوں میں باقی نہیں رہی آخر وہ بہی ایک انسان تہا جس نے ہزاروں کو کھینچ لیا اگر آج اس کی اولاد کے لوگ اسی سنۃ اللہ کی طرف توجہ کرتے اور خیال کرتے کہ وہ کشش آج اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے کس کو عطا کی ہے تو ان پر حق کہل جاتا اس وقت خدا تعالیٰ نے اپنا ایک مامور بہیجا اور ہر طرف سے ہر قسم کی مخلوق کشاں کشاں اس کے دروازے پر آ رہی ہے اگر بڑا نے صوفیا کی اولاد اور جانشین لوگ اللہ تعالےٰ کی طرف رجوع کرتے اور خدا تعالےٰ کے قائم کردہ سلسلہ کو قبول کرتے تو اللہ تعالیٰ ان کی پہلے سے بہی بڑہ کر عزت کرتا اس سلسلہ کے ممبروں میں سے ایک صاحب جن کا اسم مبارک حضرت میر عابد علی شاہ صاحب ہے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو چکے ہیں اور خدا تعالیٰ نے انپر بڑے بڑے فضل کئے ہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے الہام الٰہی کا دروازہ ان کیواسطے کہولا گیا ہے میر صاحب موصوف کے دادا حضرت سید بہادر علی شاہ صاحب اول حضرت سید امام علی شاہ صاحب کے پیر بہائی بہی تہے۔ حضرت حاجی حسین شاہ صاحب کی فوتیدگی کے بعد جب حضرت امام علی شاہ صاحب ان کے جانشین ہوئے تو حضرت بہادر علی شاہ صاحب بہی ان کی بیعت میں داخل ہوئے اور باوجود ہم ہم کتب ہمقوم ہونے کے اپنا مال اپنی جان اپنی خدا نشین اور اپنے ارادے سب کے سب اپنے پیر حضرت امام علی شاہ صاحب کے قدموں پر سچے دل سے نثار کر دئے جیسے کہ حضرت حسین شاہ صاحب نے رویا میں اون کو فرمایا تہا دوسری طرف حاجی حسین شاہ صاحب مرحوم نے حضرت بہادر علی شاہ صاحب کی نسبت حضرت امام علی شاہ صاحب کو یہ تاکید فرمائی تہی کہ ان کا حصہ آپ کے پاس ہے۔ بدین وجہ حضرت امام علی شاہ صاحب مرحوم بہی حضرت بہادر علی شاہ صاحب سے ایک بے انتہا فوق العادت شفقت رکہتے تہے۔

حضرت سید عابد علی شاہ صاحب نے بہ سبب اس اخلاص اور محبت کے جو اون کو حضرت مسیح موعود ومہدی معہود کے ساتھ اور آپ کے خلیفہ اول کے ساتھ ہے۔ عاجز راقم کی بہت ہی عزت افزائی کی۔ ڈیرہ بابا نانک تک میرے ساتھ آئے وہاں بہی ایک شب میری خاطر ٹھہرے اسی روز رات مجھے رویا میں دکھلایا گیا کہ آپ حضرت سید بہادر علی شاہ صاحب کے پوتے حضرت سید صادق علی شاہ صاحب ہیں گویا میر صاحب کا نام مجھے صادق علی شاہ تبلایا گیا جو ان کے صدق اور اخلاص کی طرف اشارہ کرتا ہے جو ان کو اللہ تعالےٰ کے حضور ہے۔

صوفیوں کے خاندان میں ظاہری طریق ادب آداب جو ہوتا ہے اس کی خوشبو اب تک مکان شریف کے بزرگوں میں پائی جاتی ہے۔ چہوٹے بڑے سب اچہی طرح ہمارے ساتھ پیش آئے جو بزرگ گدی نشین ہیں وہ بہت خوش اخلاقی سے دیر تک ہمکلام رہے میرے وہاں ٹھہرنے کے واسطے اصرار فرمایا رخصت کے وقت مشایعت کی۔ البتہ ان کے چہوٹے بہائی صاحب کسی قدر ملانوں کی صحبت سے اثر یافتہ معلوم ہوتے تہے کیونکہ آپنے احقر کے بیٹھتے ہی معاً ایک تذکرہ شروع کر دیا اس میں تو کوئی مضائقہ نہیں لیکن بدون کسی تعلق سابقہ کے ایک نو وارد مہمان کے ساتھ کلام کے پہلے سلسلہ جنبانی کا سوال وجواب سے آغاز کیا جانا ان کی اپنی شان کے خلاف تہا۔ میر نصیر علی صاحب بڑے اخلاص سے ملے میر محمد حسین صاحب بڑی محبت اور تپاک سے ملاقی ہوئے صاحبزادہ میر لطف اللہ صاحب اس وقت گھر میں موجود نہ تہے ان کے ملنے کا شوق رہا۔ راقم خود دعا مانگتا ہے اور جملہ ناظرین کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ وہ سب تہ دل سے جناب باری میں دعا مانگیں کہ وہ پیارا مولا کریم اس سارے خاندان کو معہ سب متعلقین کے اپنے کھینچے ہوئے اپنے پیارے امام الوقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شناخت کے نور سے منور فرمائے (آمین ثم آمین)

انجمن احمدیہ شملہ

روئیداد جلسہ منعقدہ ۲۸ فروری سنہ ۱۹۰۹ء

یہ جلسہ حسب معمول بعد اتوار قریب ۴ ½ بجے شام زیر صدارت جناب مولوی خدا بخش صاحب منعقد ہوا اس جلسہ میں حسب ذیل کارروائی ہوئی۔

صوفی شمس الدین صاحب نے ایک تجویز پیش کی وہ تجویز یہ تہی کہ جملہ انجمنوں کی طرف سے پورا موعودہ چندہ بہم نہ پہونچنے کی وجہ سے واقعی سکول کا کام رک جانے کا اندیشہ ہے اس لئے انجمن احمدیہ شملہ کے سب اصحاب اور دیگر سب انجمنوں کی خدمت میں یہ تجویز پیش کرنی چاہیئے کہ ہر ایک جو اپنے آپ کو انجمن احمدیہ کا ممبر سمجھتا ہے۔ سکول کے واسطے مبلغ ایک روپیہ چندہ کا پانئے سر سے یا اگر پہلے سکول کے بارے کچھ چندہ ادا کر چکا ہو تو بار۔۔۔ دوم اپنے ذمہ لے اور موجود ہر ایک صاحب خواہ یکمشت خواہ دو تین ماہ میں ایک روپیہ ادا کر دے اور اس تجویز سے یہ فائدہ ہوگا کہ اگر چار لاکھ کی جماعت میں سے بیس ہزار آدمی بہی فی آدمی ایک روپیہ کے حساب سے ادا کر دیں گے تو بڑی عمدگی سے سکول بلڈنگ طیار ہو جاوے گی اس تجویز پر سب ممبران انجمن احمدیہ شملہ نے آمنا وصدقنا کہا اور ساتھ ہی یہ بہی قرار پایا کہ یہ تجویز اخبار میں شائع کر کے سب انجمنوں کیخدمت میں التماس کی جاوے۔ کہ وہ بہی اس نیک تحریک میں ضرور حصہ ڈالیں اور ہر ایک ممبر جماعت احمدیہ ضرور دل وجان سے کوشاں ہو کہ خواہ یکمشت یا دو تین اقساط میں اس ایک روپیہ کو ضرور ادا کرے۔ امید واثق ہے کہ سب انجمنوں کے سکرٹری اس تجویز کو پسند فرما کر عملی طور پر اس کا ثبوت دیں گے۔

مکتوب امیر المومنین

۱۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یہ ہے ہمارا اصل دین۔ پھر قرآن کریم اور احادیث صحیحہ پھر آخر فقہ حنفیہ پر عملدرآمد ہے۔

۲۔ ہماری کتب دینیات۔ قرآن کریم۔ بخاری۔ مسلم اور موطا اور فتوح الغیب سید عبد القادر جیلانی۔ فقہ حنفیہ جو مخالف کسی صحیح حدیث کے نہ ہو۔

دین احمدی کسی جدید دین کا نام نہیں اور ہرگز نہیں لوگ جو چاہیں کہیں۔

مصادرات صدر انجمن احمدیہ

بخدمت ایڈیٹر صاحب اخبار بدر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ ذیل کا کارڈ آپ کے اخبار میں اشاعت کے لئے ارسال کرتا ہوں بدین غرض کہ تا دوسرے احباب کے لئے موجب تحریص ہو اس سے پہلے بھی بعض جگہ سے ایسا روپیہ حضرت خلیفۃ المسیح کے نام آیا ہے جس کو آپ نے الگ جمع کر دیا ہے کہ بوقت ضرورت کسی نیک مصرف پر لگا یا جاوے چونکہ ایک قومی سلسلہ میں طرح طرح کی ضرورتیں پیش آتی رہتی ہیں اس لئے جس رنگ سے احباب اس سلسلہ میں مدد کر سکیں۔ وہ تائید سلسلہ ہی ہے۔ بیماریوں کے وقت میں صدقات کا خاص حکم بھی ہے۔ مگر جو صدقات قومی رنگ میں جمع ہو کر تقسیم ہو سکیں وہ بہت سے خیر و برکت کا موجب ہوتے ہیں۔ والسلام۔ محمد علی۔

بخار کے دنوں میں میری بیوی صاحبہ سخت بیمار ہو گئی اور بفضلہ تعالیٰ صحت ہونے پر اس نے اپنا لونگ فی سبیل اللہ کر دیا اور پھر ساتھ ہی بندہ بھی اس سے زیادہ تر بیمار ہو گیا اور اللہ تعالیٰ کا رحم ہونے یعنی صحتیاب ہونے پر اس بھاگوان نیک سیرت نے اپنے کانوں کی نقرئی ڈنڈیاں بھی براہ مولا نذر کر دیں۔ اب اس زیور کی قیمت حسب نرخ بازار پندرہ روپیہ بنی ہے۔ لیکن بندہ نے ۱۶ روپیہ مقرر رکھے۔ اور چار روپے ایک سابقہ پانچ روپیہ کی نذر میں سے (جو اپنے مکان کے بانی سے بچ رہنے کے بابت مانی ہوئی تھی) لیکر کل بیس روپیہ ارسال بحضور الوہی ہیں۔

الراقم۔ عاجز کرم الدین احمدی۔ ڈنگہ ضلع گجرات

المفتی

گھراٹ کا پانی۔ ایک صاحب نے ضلع جہلم سے دریافت کیا ہے کہ ہمارے علاقہ میں ایک چشمہ ہے لوگ دور دور سے آتے ہیں اس کا پانی استعمال کرتے ہیں جس سے اسہال آتے ہیں اور مرض کو آرام ہوتا ہے کیا یہ جائز ہے۔ فرمایا یہ ایک قدرتی علاج ہے۔ گھراٹ کا پانی مفید ہوتا ہے بیشک استعمال کیا جائے۔

سوال۔ جن عورتوں کو ان کے خاوند دکھ دینے کی نیت سے نہ بساتے ہیں اور نہ ہی طلاق دیتے ہیں کیا ان کے نکاح دوسری جگہ کر دینے چاہئیں۔

جواب۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لا تمسکوھن ضرارا عورتوں کو ضرر دینے کے لئے مت روکو۔ ولا تضاروھن عورتوں کو ضرر مت دو۔ لا تتخذوا آیات اللہ ھزوا اللہ تعالیٰ کی آیات کو ٹھٹھے میں مت ڈالو۔ پہلے آپس میں کام لو۔ صلح کی کوشش کرو اگر نہ ہو سکے۔ تو چند شرفاء کے سامنے عذر پیش کر کے توکلاً علی اللہ اور جگہ نکاح کر دو۔ نور الدین

کس سے کہوں

(از منشی نعمت اللہ صاحب مضطر بدایونی حال قادیانی)

بیٹھے بٹھلائے یہ کیا دل کو ہوا کس سے کہوں
یک بیک ہاتھ سے جاتا ہی رہا کس سے کہوں

کون سنتا ہے فقیرانہ کی صدا کس سے کہوں
جو گزرتی ہے میرے دل پہ بھلا کس سے کہوں

صدمہ ہجر سے کرتا ہوں گلا کس سے کہوں
مثل پروانہ تیرے غم میں جلا کس سے کہوں

نہ کہوں تجھ سے بھلا تیرے سوا کس سے کہوں
کس کو ہے تیرے سوا درد مرا کس سے کہوں

کام میرے تو اڑے وقت میں آ کس سے کہوں
میرے مولا میری بگڑی کو بنا کس سے کہوں

غیر سے کہنے کی عادت ہی نہیں ہے میری
تیرے دروازے پہ کرتا ہوں دعا کس سے کہوں

داستاں عشق و محبت کی سناؤں کس کو
سن کے گھبرائیگا لمبی ہے کتھا کس سے کہوں

کوچۂ عشق میں جس روز سے رکھا ہے قدم
دل نے بھی ساتھ میرا چھوڑ دیا کس سے کہوں

[illegible]
شربت وصل کا دی جام پلا کس سے کہوں

اب تو دے جلد خبر اے میرے پیارے مولا
کشمکش سے مجھے دنیا کی چھڑا کس سے کہوں

ہاتھ باندھے تیری ڈیوڑھی پہ کھڑا ہوں پیارے
درد عصیاں کی عنایت ہو دوا کس سے کہوں

ہے تڑپ دل میں کسی طرح تو راضی ہو جائے
تو ہی بتلا دے مجھے اپنی رضا کس سے کہوں

مضطر تفتہ جگر درد سے تڑپے کب تک
کوئی تسکین کا دے لفظ سنا کس سے کہوں

پوربی زبان

(خاکسار اشرف از کوہاٹ)

تو ہے ڈھونڈت ڈھونڈت شام بھئی موری درس دکھا دو لوریا
توری پیت کی ست الست بنوں موہ ایک پلا دو ساگریا
کیا کھوب بنایا لت سے، توری شان میں کیا کہہ گا وت ہے
چل دیکھ سکھی پیا آوت ہے نور کی سر پہ چادریا
لکھوں شان میں توری کیسے پیا لکھی صفت توری ہے آپ کھدا
تیں احمد نام کی صلی علے دن رین بجاؤں بانسریا
کیا لیکھو کو کھوب سجا رکھے ہے سب رن تے خوب اکھاڑ لیے
لگا اجل سے [illegible] ہوا نرک میں اس کا باسریا
جو آتم کو جن نے گہیر لیا کچھ باطل نے نے بھیر بھیر لیا
دکھ اس نے اپنا سیر لیا ہوا موت کو کچھ [illegible]
لگی بیری کے ہے آگ تپ تن میں خم ٹھوار [illegible]
کچھ سوچ پڑی اس کے من میں تن چھوڑ ہوا وہ بھاگریا
تورے نام کا سورج چمکا ہے تب دل بیری کا تمکا ہے
تو آن کے ان میں دمکا ہے تو سے دیکھ سبھا ہے خاوریا
کچھ تورا اچنبھت دکھت ہے موہ بھاوے پیا للچاوت ہے
نت وصل تورا جیا چاہوت ہے ہر وآس موری کی گاگریا
تورا نام کرتن اوتار رہیو موری بگڑی بات سنوار دیہو
ناؤ اشرف کی منجدھار رہیو کر دو پار پیا موری ناو[illegible]

ضرورت آج کی ڈاک میں ایک شریف دنیک [illegible] درخواست کرنے میں کہ میں کس[illegible] ہوں کسی بھائی کے پاس اگر جگہ خالی ہو[illegible]

ترکہ سے لڑکی کا کوئی حصہ نہیں) گویا مسلمان اسلام کے ایک فریضہ کو رواج سابق سے مقدم نہیں جانتے۔ یہ ایک صریح ظلم ہے۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے (ومن یعص اللہ ورسولہ ویتعد حدودہ یدخلہ نارا) جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرکے اس کی حدوں سے آگے بڑھے۔ جہنم واصل ہوگا۔ مگر ہمارے بھائیوں کو جو بہت بڑے القاب رکھتے اور اسلام و قرآن فہمی کا دعوےٰ کرتے ہیں کوئی پرواہ نہیں ذرا اس آیت کو سوچیں تو سہی اور مومنوں کا تو نشان ہی ہے کہ انما کان قول المومنین اذا دعوا الی اللہ ورسولہ لیحکم بینہم ان یقولوا سمعنا واطعنا۔۔۔ فاولئک ہم المفلحون۔ یعنے جب انہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاوے۔ تاکہ ان میں فیصلہ کرے۔ تو وہ کہتے ہیں ہم نے سن لیا اور پھر اس پر عمل بھی کیا۔ پس یہ لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ پھر اب اللہ و رسول کا فیصلہ تو یہ ہے کہ للنساء نصیب مما ترک الوالدان والاقربون مما قل منہ او کثر نصیبا مفروضا۔ عورتوں کے لئے حصہ ہے اس مال سے جو ماں باپ اور ان کے رشتہ دار چھوڑ مریں تھوڑا ہو یا بہت۔ حصہ فرض مقرر ہے اب جو اس کی مخالفت کریں کیا ان پر بموجب حکم فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ۔ عذاب نہ آئیگا۔ مگر عذاب تو آچکا چنانچہ جب مسلمانوں نے اپنی لڑکیوں کے حق مارے خدا نے خود ان کو مفلس و غریب کر دیا۔ جس مال کے لئے انہوں نے اتنا ظلم کیا وہ مال بھی ان کے پاس نہیں رہا۔ پھر اس کے جواب میں کہا جاتا ہے کہ ہمارے باپ دادا سے یہی دستور چلا آتا ہے۔ لیکن کیا وہ اپنے باپ دادا کا کلمہ پڑھتے ہیں یا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ دراصل میراث کا جھگڑا تو جناب خاتون جنت فاطمۃ الزہرا سے شروع ہے خیر ان کو تو دنیا کی پرواہ نہ تھی اور نبی کے ورثہ میں مال ہوتا ہی نہیں۔ لیکن یہ لوگ کیوں اپنی بیٹیوں کا حق مارتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔ من قطع میراث وارثہ قطع اللہ میراثہ من الجنۃ۔ جس کسی نے ورثہ کا حق مارا۔ اللہ اس کا ورثہ جنت سے کاٹ دیگا ایک مومن کانپ اٹھتا ہے جب وہ ایسا وعید الٰہی دیکھتا ہے پھر جو مال لڑکیوں کا حصہ ہے وہ بیگانہ حق ہے۔ اور بیگانہ حق کھانا تو حرام ہے پس یہ کیونکر مومن کے لئے جائز ہو سکتا ہے۔ غالباً اگلے مسلمانوں میں جو اسقاط کی رسم جاری تھی وہ اسی لئے مردہ پر کی جاتی کہ میت کا ترکہ اس کے وارثوں میں مطابق شریعت محمدی تقسیم کر دیا جاوے۔ یہ بہت عمدہ طریق تھا واعظین ملاں کا فرض ہے کہ اس وقت وراثت کا مفصل وعظ سنا کر لوگوں کو پورے حقوق سے مطلع کرے یہ آسان بھی ہے۔ مگر افسوس کہ رسومات نے مسلمانوں کو کہیں کا نہیں رکھا۔ ملاں صاحب تو صرف فرقان حمید کو چند آدمیوں میں چکر دے کر اور روپیہ لے کر فیصلہ کر دیتے ہیں اور بس خیر غیر احمدی جو کچھ کرتے ہیں وہ کریں۔ مگر میں اپنے احمدی بزرگوں سے التماس کرتی ہوں چونکہ انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک مسیح کی جماعت اور صحابہ کرام کا نمونہ قرار دیا ہے۔ پس وہ تو حقوق نسوان کی پوری پوری حفاظت کیا کریں اور اپنی لڑکیوں کو میراث دلایا کریں اور جب ایسا واقعہ ہو تو دوسروں کو تحریک کرنے کے لئے اخبار میں چھپوا دیا کریں۔ میں حضرۃ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے اور شیخ صاحب ایڈیٹر الحکم اور ایڈیٹر صاحب بدر کو اس مسئلہ کی جانب متوجہ کرتی ہوں کہ وہ جہاں اور تحقیقاتوں میں صفحوں کے صفحے پر کرتے ہیں اس خاص اور ضروری امر کی جانب بھی توجہ کریں۔ آخر ہمارا بھی آپ لوگوں پر کچھ حق ہے آپ کو اللہ تعالیٰ نے عقل اور علم بخشا ہے۔ مگر ایک وقت تھا کہ ان گودیوں میں تم پلے ہو جن کا حق بے رحمی سے مارا جاتا ہے۔ پس تمہارا فرض ہے کہ انہیں یہ حق دلا دو ورنہ یہ بے زبان فرقہ تو بولنے والا نہیں اگر یہ مخلوق بھی دوسری طرح ہوتی تو اپنے حقوق ضرور مانگ لیتی۔ یورپ میں تو آجکل پارلیمنٹ میں ممبر بننے کے لئے عورتیں کوشش کر رہی ہیں سنتے کہ وزیر انگلستان اور کئی دفعہ آدمیوں کو سخت تنگ کر رکھا ہے مگر ہم کسی حکومت اور شوکت کی خواستگار نہیں صرف اپنا حق مانگتی ہیں وہ بھی جو اللہ اور اس کے رسول نے ہمارے لئے مقرر کر دیا ہے اگر ہم ایسی ہی ذی علم ہوں اور کچھ اپنی زبان میں طاقت رکھتی ہوں تو اپنے حقوق تمام سے پہلے لیں مگر اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص رحمانیت سے ہمیں حوصلہ و حیا بخشا ہے ہم اس چکلدار ہیرے کو گم نہیں کرنا چاہتیں اور ہم اپنے مالک حقیقی سے امید کامل رکھتی ہیں کہ وہ ضرور خود ہی ہمارے صبر کا اجر دیگا۔ اور قدر و قیمت روز جزا کو بخشے گا۔

(اہلیہ اکمل از گولیکی ضلع گجرات پنجاب)

لیس الہادی الا ہو

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اپنی رضامندی کی راہیں کس طرح دکھاتا ہے۔ منصلہ ذیل واقعہ پڑھیئے۔

ایک شخص نے ایک بات دعا مانگی کہ خدایا سچا رہبر مجھے ملا تا کہ اپنے شکوک کو رفع کراؤں۔ فوراً رات کو خواب آئی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے ملے۔ فرمایا۔ تیرے پاس ایک نسواری رنگ کی رومی ٹوپی پہنے شخص آئیگا۔ تیرے شکوک رفع کریگا۔ اسی روز جاتے میرے دل میں خیال آیا کہ اس شخص کو آج مل کر لیں۔ اسی رنگ کی نسواری رومی ٹوپی اتفاقاً میرے سر پر تھی راستہ میں مجھے ملا۔ السلام علیکم کہہ کر بآواز بلند کہا کہ تو وہی ہے جو خواب میں نظر آیا۔ بڑی خوشی سے ملاقات کی۔ ادھر ادھر کے مسئلے پوچھے پوچھاتے تحریبیت کا کاغذ لکھ کر روانہ کیا۔ ان دنوں میں حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام لاہور میں تشریف لے گئے ہوئے تھے وہاں ہی روانہ کیا گیا۔

رات کو خواب میں عبدالرحیم خاں ڈار نے دیکھا کہ شہر مدینہ ہے ادھر سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نکلے ہیں ایک شخص ان کے پیچھے سفید ریش نورانی چہرہ ہے ہاتھ میں بہت سے کاغذات ہیں۔ میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ صاحب رسول اللہ کے پیچھے کون ہے کہا کہ یہی مرزا غلام احمد ہے جو کہ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ہیں۔ میں نے سنتے ہی دونوں صاحبان کو السلام علیکم کہا اور مسیح موعود کے ایک کاغذ پیش کیا جس پر میری بیعت لکھی ہوئی تھی۔ حضرت اقدس نے حکم فرمایا کہ یہ کاغذ مدینہ منورہ کے پیچھے لے جاؤ۔ وہاں دو قبریں ہیں ایک رسول اللہ کی اور دوسری میری۔ میری قبر کھلی ہے انہیں اور بھی بہت سے کاغذات ہیں۔ یہ بھی ڈال آؤ۔ تمہاری بیعت قبول ہے۔ جس وقت خان صاحب نے خاکسار کو یہ خواب سنائی۔ میں بے اختیار رونے لگا۔ اور دل میں گذرا کہ شاید خداوند کریم نے پیارے اپنے کو بلا لیا۔ اس کے بعد چوتھے روز بذریعہ تار سن لیا کہ حضرت اقدس رحلت فرما گئے اور خط بھی انہی دنوں میں لاہور حضرت اقدس کو ملا۔ جب دنیا فانی چھوڑنے کے دن قریب تھے۔

صاحبو! یہ میں نے تمام احوال ان دنوں سے لکھ رکھا تھا۔ مگر تشویش سے بھول گیا تھا۔ اب یاد آیا۔ براہ نوازش اس میرے مضمون کو اپنے اخبار گوہربار میں شائع کر دیں۔ والسلام

رقیمہ نیاز۔ خاکسار مسعود احمد۔ اسلام آباد کشمیر

آسٹریلیا سے ایک خط

آسٹریلیا کی آبادی سب انگریزوں سے بھری ہوئی ہے مگر اس تاریکی میں اور اتنی دوری میں بھی خدا تعالیٰ نے اس ملک میں دو احمدیوں کو اپنے فضل و کرم سے ... ہے ایک برادرم مکرم حسن موسےٰ خان صاحب

میان محمد بخش صاحب اصل ساکن لاہور ہیں۔ یہ ہر دو صاحبان
اس جگہ سوداگر ہیں اور اپنے سلسلہ کے مبلغ ہیں جن سے ہماری
کے احوال سے ناظرین کسی قدر آگاہ ہونگے کیونکہ اخبار میں
پہلے بھی ان کا ذکر آچکا ہے انہوں نے بڑی ہمت سے حضرت
مسیح موعود کے آخری پیام صلح میں سے منتخب فقرے لیکر
ایک مناسب تمہید کے ساتھ وہاں کے ایک مشہور سربرآوردہ
انگریزی روزانہ اخبار عام "دی ویسٹ اسٹریلیا" مورخہ
۱۱ دسمبر ۱۹۲۰ء میں شائع کرایا ہے جس میں انہوں نے
وہاں کی پبلک پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
کے دعوی اور کام اور اس کی مخالفت اور آپ کی کامیابی
کو مختصر طور پر بیان کیا ہے اور حضرت عیسیٰ کی وفات کے مسئلہ
کو بھی بڑی خوبی سے لیا ہے اس اخبار کا وہ حصہ ہمارے پاس
بھی آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دیوے اور ان کو اور اچھے
نیک کاموں میں مستعدی کے ساتھ توفیق عطا فرمائے۔
آمین۔ یہ برادر مکرم کچھ عرصہ سے مرض ضیق النفس سے تکلیف
میں ہیں۔ امید ہے کہ احباب ان کے واسطے دعا فرمائیں گے۔

ریویوز

کمند الطغراء - ایک سو دس صفحے کی کتاب ہمارے
پاس بغرض ریویو پہونچی ہے۔ جس میں مولوی محمد رفیع رضوی عالی
نے بسم اللہ الرحمن الرحیم - نصر من اللہ وفتح قریب - و
قل ہو اللہ احد وغیر ذلک آیات واحادیث واقوال کو
خط طغرا میں نہایت عمدگی سے مرتب کیا ہے۔ قیمت ۱۲/
۲- **شرح چہل کاف** - یہ چند سطرون کی ایک دعا ہے۔
جسے غوث الاعظم کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ اس میں
چالیس کاف ہیں۔ اس لئے اسے چہل کاف کہتے ہیں
مولانا نجم الغنی نے اس کی بہت عمدہ شرح لکھی ہے اور پھر اس
دعا کے نقش تعویذ وفوائد وغیرہ بھی لکھے ہیں۔ جن سے ہمیں
گو اتفاق نہ ہو لیکن ان صاحبوں کے لئے بہت کچھ دلچسپی کا
موجب ہو سکتا ہے جو (ایسی) باتوں کے معتقد ہیں۔ حجم ۲۸ صفحہ
قیمت ۲/

۳- **احسن الاذکار فی مناقب غوث الابرار** -
حجم ۱۶۰ صفحے - قیمت نامعلوم - نواب محمد علی خان صاحب
رئیس رامپور کی تصنیف - افسوس مسلمان اعلیٰ سے ادنیٰ تک
اس کے قائل ہیں۔ کہ وہ جب کسی بزرگ کے سوانح لکھنے

بیٹھتے ہیں۔ تو بجائے اس کے کہ اس کے کیریکٹر کو دوسروں کے لئے
نمونہ پیش کریں ایسی باتیں اس کی ذات سے منسوب کرتے ہیں
کہ جس سے وہ شخص بشریت کی حد سے نکل جاوے اس
کتاب میں سید عبد القادر جیلانی کی کرامتیں بھی کچھ عجیب
قسم کی ہیں۔ ۴۰ سال ایک وضو سے عشا اور صبح کی نماز
پڑھی۔ چڑیا نے شور مچایا تو آپ کو اس پر غصہ آیا اس کا سر کٹ
کر نیچے آپڑا۔ خیر بعض باتیں مفید بھی ہیں۔ چھپوائی اور کاغذ
عمدہ ہے۔ یہ تینوں کتابیں دفتر اخبار نیر اعظم مراد آباد سے
ملینگی۔

۴- **الیٹ انیڈ ویسٹ خالق باری** مصنفہ مولوی احمد الدین صاحب
حجم صفحہ ۴۰ انگریزی کے ساتھ اردو ہندی فارسی معنے بھی
موجود ہیں) اور انگریزی کے سپلے بھی لکھے گئے ہیں یہ رسالہ
بہت سی زبانوں کے ضروری الفاظ جاننے کے لئے بہت مفید ہے۔ ۴/
۵- **ظلم پنجاب** - ایک سو بیس صفحے کی کتاب جس میں عورتوں کا
حق وراثت آیات واحادیث سے مدلل طور پر ثابت کیا گیا ہے
مختلف علماء کے فتاوی موجود ہیں یہ کتاب دفتر سلطان محمود
نمبر ۱۲ لوہیت پور روڈ کلکتہ سے طلب فرمایئے۔

نجد سے ایک خط

یہ خط شیخ نجد (نواح حجاز) ابن سعود کی طرف سے ہمارے مکرم
سید عبد الحی عرب کے پاس آیا ہے۔ جس کا اصل معہ ترجمہ کے درج
ذیل کیا جاتا ہے۔ امید ہے ناظرین کی دلچسپی کا موجب ہوگا۔
اور دوسرے اخبار والے بھی اس پر غور کریں گے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الی جناب الاحشم جناب الشریف سیدنا السید
محمد عبد الحی الحریزی المحترم - السلام علیکم و
رحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ - ثم لا یخفی علی حضرتکم ان سلطنۃ
الروم قد تبدلت فی ھذہ الایام الی مجلس الشوری
وقام کل قطرٍ من الاقطار یطلب ما یستحقہ لان
المساوات بین الامّۃ عین المواسات ونحن ایضاً
قد سررنا بذالک ولکن لما رأینا الماد تین فی قوانینھم
فقد حزنا وتکدرنا الاولی منھما انھم جعلوا لسان
الکتاب الکریم ولسان النبی الرحیم وراء ظھورھم
کانھم فی جانب من الاسلام فی جانب لانھم قالوا
لا بد للذی یدخل فی مجلس النواب ان یکون
ماھراً فی لسان الترکی والثانیۃ انھم شرطوا تعلیم
لسان الترکی لازماً فی مدارسھم وقد علمت ان ھذین
المادتین من اکبر المصائب علی دیننا الاسلام لان النتیجۃ
بینۃ وھی محو لسان العربی من صفحات العالم فلا
یخفی علیک نحن الآن قد قمنا قیام رجلٍ واحدٍ علی طلب
حقنا بل حق جمیع المسلمین الذین یدینون بدین الکتاب
والسنّۃ ولا یخفی علی جنابکم ایضاً نحن لا نھجم ولا نسلم
حتی یجعلوا لسان العربی لازماً فی جمیع المدارس والیضا
یفرزوا لنا حجاز ونادعرا قنا من حکومتھم ان کانوا اسلاماً
والا نشن علیھم الغارات ونخرجھم من الغارات اذلۃ
صاغرین وانا بعون اللہ الجلیل مؤیدون منصورون لان
دیننا دین اللہ ولساننا قد نزل بہ کتاب اللہ قال تعالیٰ
ان الدین عند اللہ الاسلام وقال بلسانٍ عربیٍ مبین
فیا سیدنا یحق جنابک المراسل ان تشیع ھذہ الاسطر
فی جرائد اھل الھند لیعلموا اخوننا المسلمون انّا لسنا
من المعتدین علی احدٍ بل نطلب حقّاً یرید المخالف
ضیاعہ وھذا الحق لیس لنا خاصّۃً بل لجمیع اخواننا
المسلمین لانہ اذا ضاع لسان العربی فقد یضیع الاسلام
ویابی اللّٰہ ذلک ما دامت قوا ثم سیوفنا فی ایدینا
وما دام اخواننا المسلمون یوازرونا ثم نخبرکم بکلمۃ
اخری انا نعتقد فی دولۃ البریطانیۃ الانصاف
فنحن نطلب منھا الانصاف فیما بیننا وبین الروم والسلام
خیر ختام - ابن سعود شیخ نجد ۲۷ محرم سنہ ۱۳۲۹ھ

ترجمہ

آپ سے یہ بات مخفی نہیں کہ سلطنت روم میں پارلیمنٹ قائم ہوگئی
ہے اور ہر ایک صوبہ اپنے حقوق طلب کر رہا ہے کیونکہ حریت
اور مساوات اس امر کی متقاضی ہے کہ ایک دوسرے کی ہمدردی اور
حق رسانی ہو۔ ہم کو بھی یہ صورت معاملات دیکھکر بہت خوشی حاصل
ہوئی۔ مگر پارلیمنٹ کے قوانین میں دو باتیں ایسی ہیں جن سے ہم کو رنج
پہونچا ہے اول تو یہ کہ انہوں نے اس زبان کو جو کہ کتاب کریم اور
نبی رحیم کی زبان ہے۔ کچھ اس طرح پس پشت ڈالدیا ہے۔ کہ گویا
اسلام سے کوئی تعلق ہی نہیں کیونکہ انہوں نے اعلان کیا ہے
کہ جو مجلس النواب (   ) میں داخل ہوگا اس کے
لئے زبان ترکی کا عالم ہونا ضروری ہے۔ دوم یہ کہ انہوں نے
اپنے مدارس میں ترکی زبان کی تعلیم کو لازمی قرار دیا ہے۔ اب
آپ سمجھ سکتے ہیں کہ یہ دو باتیں دین اسلام کے لئے کم مضر نہیں
نتیجہ صاف ظاہر ہے کہ اس طرح زبان عربی صفحہ ہستی سے ناپید
ہو جائیگی۔ پس اب سب پر واضح رہے کہ ہم یکزبان ہو کر

حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

سورۃ البقرۃ

(پارہ دوم)

(رکوع نمبر اوّل)

سیقول السفہاء ۔ یہ بڑی یاد رکھنے والی بات ہے کہ عیب چینی بہت بُری بات ہے۔ میں چھوٹا بچہ تھا۔ تو ایک کتاب میں نے پڑھی جس کا نام دل بہلاؤ تھا اس میں سے دو کہانیاں مجھے یاد ہیں ایک یہ کہ حضرت مسیح کہیں جا رہے تھے آپ نے ایک مُردہ کتا دیکھا تو کسی نے کہا کہ دیکھئے کیا خراب شکل ہے آپ نے فرمایا اس کے دانت بہت خوبصورت ہیں کتاب والا اس کہانی سے یہ عمدہ نتیجہ نکالتا ہے کہ اچھے آدمی خوبیوں کی طرف نظر رکھتے ہیں مگر بُرے جنھیں میں بدقسمت کہوں گا۔ نکتہ چینیوں کی طرف جاتے ہیں پھر ایک اور کہانی لکھی ہے کہ ایک سور آتا تھا مسیح دیوار کی طرف ہو گئے اور کہا کہ آپ سلامتی سے نکل جاویں۔ کسی نے کہا کہ ایک سور سے ایسا ادب۔ فرمایا۔ میں زبان کو درست رکھتا ہوں۔

تین قومیں دنیا میں ہیں۔ ایک عیسائی۔ انہوں نے تمام انبیاء کے معاصی کو بیان کیا ہے معصوم نبی کے نام سے جو رسالے لکھتے رہتے ہیں ان میں مقدس لوگوں کی اس قدر عیب چینیاں ہوتی ہیں کہ ان کو دیکھ دیکھ کر ہماری کتابوں میں بھی بدگمانیاں پھیل گئی ہیں اس کا نتیجہ دیکھو کہ خود یہ قوم فسق و فجور میں مبتلا ہو گئی حتیٰ کہ شریعت کے قانون کا نام لعنت رکھا ہے اور زنا کوئی جُرم ہی نہیں۔ دوم۔ بدقسمتی سے مسلمانوں میں چند شریر النفس لوگوں نے دنیا کے لئے دین کا جھوٹا پیرایہ اختیار کر کے غلط خیال پھیلائیں۔ اور مرسلوں کے دو ذریعوں میں سے ایک کی عیب چینی کر کے ان میں فساد ڈلوایا۔ یہ لوگ تمام صحابہ۔ تابعین۔ ازواج النبی کو فاسق فاجر۔ ظالم۔ کافر سمجھتے ہیں۔ حتیٰ کہ ان کے ایک مفسر نے لکھا ہے۔ آدم سے لے کر ایں دم تک کوئی گناہ نہیں جو کہ ایک عزیز اور دوسرے عزیز نے (؟) تمام اہل بیت پر تبرا کرتے ہیں۔

تیسری قوم آریہ کی ہے۔ ان کی نظر بھی عیب ہی پر پڑتی ہے اپنی خوبی کے اظہار کا کوئی ذریعہ نہیں۔ ہاں دوسرے مقدسوں کو گالیاں سُناتے ہیں اس کی سزا انہیں یہ ملی کہ خود نیوگ کا مسئلہ ان میں جاری ہوا۔ جو فسق و فجور کی جڑ ہے۔

یہ تین قومیں میں نے دیکھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی قسم کہ انہوں نے اس بدگوئی کا نتیجہ نیک نہیں اُٹھایا۔ اب میں دیکھتا ہوں کہ بہت سے لوگوں کو عیب شماری کا شوق ہے مگر میں سچ کہتا ہوں اور اپنے مشاہدے سے کہتا ہوں کہ جو دوسروں کے عیب از راہ تحقیر نکالتا ہے وہ مرتا نہیں جب تک خود اس عیب میں مبتلا نہ ہو جائے اس رکوع میں بھی ایسے ہی لوگوں کا ذکر ہے۔

سفہاء۔ جمع سفیہ۔ ثوب سفیہ۔ وہ ردی کپڑا جو بہت ہی خراب ہو۔ سفیہ کہتے ہیں اس شخص کو جو دینی دنیوی عقل عمدہ نہ رکھتا ہو۔ قرآن کریم میں ہے۔

لا تؤتوا السفہاء اموالکم۔ یہ کام سفہاء کا ہے کہ دوسرے کی عیب شماری کرتے رہیں اور ہر وقت اعتراض ہی کرتے رہیں۔

ما ولّٰہم۔ کس چیز نے ہٹا دیا ان کو۔

کذٰلک۔ بسبب ایسی ہی باتوں کے۔ اسی لئے اپنی تدبیروں سے یہاں کذٰلک کے یہی معنے ہیں۔

اُمّۃ وسطاً ۔ اعلےٰ درجہ کے لوگ۔

شہداء ۔ نگران

لنعلم ۔ تاہم دیکھیں

ممّن ۔ ان لوگوں سے الگ کر کے

ایمانکم ۔ تمہاری نمازوں کو

حضرت نبی کریم (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) مکہ معظمہ میں تھے اس وقت بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے۔ ہر قوم میں ایک نہ ایک مسئلہ بہت عزیز ہوتا ہے اور اس پر سب قوم متفق ہوتی ہے۔ دیکھو ہندو ہیں ان میں جھوٹ فریب۔ دغا۔ زنا۔ شراب سب کچھ ہے مگر ایک مسئلہ ہے ان میں قومیت کا کہ برہمن کھتریوں سے بیاہ نہ کرے۔ کھتری شودروں سے الگ رہیں۔ اس مسئلے کے کوئی خلاف نہیں کرتے۔

ایک مسلمان جھوٹ بولے۔ چوری کرے۔ دغا دے۔ حرامخوری سے مال چھین لے سب کچھ کرے مگر مسلمان ہی سمجھا جاتا ہے لیکن اگر کوئی مسلمان سور کھالے۔ تو میں نہیں سمجھتا اُسے کوئی مسلمان کہے۔ حالانکہ دوسری حرام چیزوں کے مرتکب ہونے سے ایسا نہیں سمجھا جاتا۔

اسی طرح عرب والوں میں ایک مسئلہ تھا اور وہ مکہ معظمہ کی تعظیم کا تھا وہ ہر بدی کا ارتکاب کر لیتے تھے مگر کبھی مکہ پر چڑھائی نہ کرتے۔ چڑھائی تو درکنار اس کے حدود میں شکار نہ کرتے کوئی پناہ لیتا تو پھر اس سے تعرض نہ کرتے۔ قرآن کریم میں اسی لئے اطعمہم من جوع و اٰمنہم من خوف اور یتخطف الناس من حولہم فرمایا یہاں تک ادب تھا کہ مکہ میں آمد و رفت کے دنوں تمام جنگ موقوف ہو جاتے تھے۔ ایسے موقعہ پر اللہ نے دل میں ڈالا کہ مکہ قبلہ ہونا چاہیئے۔ مگر چونکہ وہاں بُت پرستی تھی اور یہ دین محض توحید کا ہے اس لئے پہلے اجازت نہیں ملی۔ پھر جب مدینہ

لئے۔ تو وہاں یہودی بیت المقدس کی تعظیم کرتے تھے اس وقت ارشاد باریتعالیٰ
ہے کہ ... کو قبلہ بنایا گیا تا معلوم ہو کہ من یتبع الرسول۔

نقلب وجھک فی السماء۔ تیری توجہ اس بات کی طرف کہ آسمان سے وحی نازل ہو
اور آخری قبلہ نکلے۔

بکل آیۃ۔ ۱۲ باب پیدائش۔ یسعیاہ ۴۲۔ ۵۴۔ ۶۰ بیت اللہ کے
اعزاز کو بہت سی پیشگوئیاں ہیں۔ جو مکہ کے متعلق ہیں۔
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم خواہ کس قدر آیات پیش کرو یہ مانیں گے نہیں تیری کیا
مانیں ان میں اپنا اتفاق نہیں۔

یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم۔ انسان بیٹے کو پہچانتا ہے اور اسے اپنا بیٹا
مانتا ہے حالانکہ اگر شک کرنے لگے۔ تو پھر مشکلات کا سامنا ہے۔ ممکن ہے کہ
وہ اس کے نطفے سے نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اتنی حد تک تو ہم سمجھا چکے ہیں کہ جتنی
باپ بیٹے کے لئے ثبوت درکار ہے اور اگر شک کرنے لگے۔ تو پھر کئی شبہات
ہیں۔

۳۔ مارچ سنہ ۱۹۰۹ء
(رکوع نمبر ۲)

ولکل وجھۃ ھو مولیھا۔ توجہ دو طرح کی ہے۔ ایک یہ کہ کسی طرف کو مونہہ کرنا
دوسرے یہ کہ کسی کی پرستش کرنا۔

ایک شخص نے اعتراض کیا کہ مسلمان سنگ اسود کو بوسہ دیتے ہیں۔ میں نے کہا
کیا تم کسی کے بوسہ لینے کو پرستش سمجھتے ہو؟ پھر اس نے کہا کہ تم قبلہ کی طرف منہ جو کرتے
ہو میں نے کہا کہ تم میری طرف مونہہ کر کے کھڑے ہو کیا یہ پرستش ہے پھر نماز کے
تمام ارکان کی طرف خیال کرو۔ کعبہ کی طرف منہہ نہیں رہتا بلکہ رکوع میں زمین کی طرف
ہوتا ہے دائیں بائیں بھی مونہہ ہوتا ہے پس کسی کی طرف مونہہ کرنا اور بات ہے اور پرستش
کرنا اور بات۔ پھر یہ کہ مکہ معظمہ کی نسبت نہ کوئی خواہش ہے نہ کوئی درخواست مکہ معظمہ
سے ہوتی ہے نہ کوئی اس سے التجا کرتے ہیں ان حضرت نبی کریم کے روضہ مقدسہ
کی طرف مونہہ کر کے نماز پڑھتے میں لوگ یہ خیال کر سکتے تھے کہ یہ نبی کی پرستش کرتے
ہیں مگر جو لوگ مکہ کے درمیان ہوتے ہیں ان کی اور خصوصاً حنفی مصلی والوں کی تو مدینہ
کی طرف پیٹھ ہوتی ہے۔

انسان کی ایک روح ہوتی ہے روح کا آگا پیچھا دایاں بایاں کچھ نظر نہیں آ سکتا
پس جو عبادت روح سے متعلق ہے اس کے ساتھ جہات کو کوئی تعلق نہیں مگر جسم
میں چونکہ جہات ہیں اس لئے اس کے لئے عبادت میں ہی ایک جہت کی ضرورت تھی
توجہ الی القبلہ سے یہی مقصود ہے کہ مسلمان اپنی عبادت میں خدا تعالیٰ کے فرمان کی
پابندی کر کے پورے موحد اور فرمانبردار ہونے کا ثبوت دیتا ہے کہ میری اپنی کوئی خواہش
نہیں دیتے کہ تیرے حضور کھڑا ہونے میں ہی، پھر یہ کہ مسلمان اس لئے اس طرف منہہ
کرتے ہیں کہ حکم مکہ سے صادر ہوا۔ اس لئے اسی طرف توجہ کرتے ہیں۔ پھر یہ کہ یکجہتی بڑی
اچھی چیز ہے کوئی کسی طرف کوئی کسی طرف منہہ کر لیتا تو یہ بات اچھی نہ ہوتی۔ بلکہ یہ امر افتراق
کا موجب ہو جاتا۔ عبادت کے لئے ایک نہ ایک جہت ضرور اختیار کرنی پڑتی ہے جنہوں
نے خدا تعالیٰ کو چھوڑا ان کو پتھروں اور درختوں کی پرستش کرنی پڑی ہے۔ ہندوں میں
ایک فرقہ ہے جو لنگ پوجا کرتے ہیں۔ دوسرا گروہ جلہری کی پوجا کرتا ہے ایک ہندو رئیس نے
ایک مندر بنایا اور اس میں تین لاکھ لنگ اور تین لاکھ جلہری کی مورتیں بنا کر رکھیں کیا عجیب ہے۔

این ما تکونوا یات بکم اللہ جمیعا۔ جہاں کہیں تم ہو گے اسی طرف مونہہ کرو گے
تو پھر گویا تم سب کو اکٹھا کیا۔ شاہ عبد العزیز صاحب نے جو ہمارے شیخ المشائخ ہیں۔ ایک
دلچسپ نکتہ لکھا ہے۔ کہ خداوند کریم نے مکہ معظمہ ہمارا جائے توجہ بنایا۔ کعبہ میں چار
مصلے ہیں۔ حنفی لوگ کہتے ہیں (جن کا مصلے شمالی جانب ہے) کہ ہم اسی طرف اور اسی طرح سے
نماز پڑھتے ہیں جس طرف سے رسول کریم نے پڑھی یعنے ہماری پیٹھ بھی اسی طرف رہتی ہے
جدھر رسول کریم کی۔ شافعی کہتے ہیں۔ کہ واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی
کی تعمیل ہم ہی کر رہے ہیں کیونکہ ہمارا مصلے اس کے قریب ہے، حنبلی کہتے ہیں۔ ہمارا مصلی سنگ
اسود کے قریب ہے، مالکی۔ ان سب کی تردید کرتے ہیں مگر تاہم ان سب کی توجہ تو ایک ہی
طرف ہے، ما اللہ بغافل عما تعملون میں غالباً انہی چار مصلوں کی نسبت پیشگوئی تھی

المسجد الحرام۔ بعض ملکوں میں جب کسی غیر ملک کے لفظ جاتے ہیں تو ان کے
معنے ہی بدل جاتے ہیں۔ چنانچہ یہ حرام کا لفظ ہے۔ یہ ہمارے ملک میں بُرے معنوں
میں استعمال ہوتا ہے حالانکہ عربی زبان میں حرام بڑی عزت کے لئے استعمال ہوتا ہے
ایک کنجنی نے مسجد بنوائی ایک ظریف نے اس کی تاریخ نکالی۔ بیت الحرام یہ بہت بڑی
بات ہے، کہ اچھے لفظوں کو بُرے معنے میں لایا جاوے۔

حجۃ۔ الزام یہ ہے کہ تم ابراہیمی ملت کے مدعی اور توجہ کعبہ کی طرف نہیں کرتے
واخشونی۔ یہ بہت ضروری نصیحت ہے، کہ کسی سے ڈر کے گناہ کا ارتکاب نہ کرو
ڈر رکھو ایک اللہ کا۔

یزکیکم۔ وہ اس کوشش میں ہے کہ تم میں سے ایک مزکی گروہ پیدا ہو جائے
الحکمۃ۔ پکی باتیں۔

واشکروا لی۔ دوسرے مقام پر فرمایا ہے۔ ولئن شکرتم لازیدنکم
ولئن کفرتم ان عذابی لشدید۔

۴۔ مارچ سنہ ۱۹۰۹ء
(رکوع نمبر ۳)

استعینوا بالصبر والصلوٰۃ۔ جہاں تک میں نے تجربہ کیا ہے۔ دکھوں
رنجوں۔ مصیبتوں وغیرہ مسائل کے صاف کرنے میں اور پیش آمدہ امور کے متعلق
فیصلہ دینے میں اللہ جل شانہ نے جو راہ انسان کو دکھائی ہے۔ اس سے بہت کم
لوگ کام لیتے ہیں۔ چنانچہ ایک راہ کا یہاں ذکر ہے۔

فرماتا ہے اے لوگو! جو ایمان لا چکے ہو استعانت کرو تو اللہ سے اللہ وہ بھی صبر
و صلوٰۃ سے۔ صبر سے مراد ہے روزہ اور بدیوں سے بچنا اور صلوٰۃ سے مراد ہے دعا
ہر ایک تم میں سے اس بات پر غور کرے کہ لوگ اپنے مقصود کے پورا کرنے کے لئے

باریک در باریک فکر کرتے ہین یہان تک کہ مین نے بعض لوگون کو دیکھا ہے کہ وہ رستہ مین انگلی اوہر اُدہر گہماتے جاتے ہین کہ ہم یہ کرین گے وہ کرین گے۔ مگر یہ طریق جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ بدیون سے بچکر روزہ رکھ کر جناب الٰہی مین خشوع وخضوع سے دعا کرین اس طریق پر انبیا کے سوا دوسرے لوگ کم چلتے ہین۔

ان اللہ مع الصابرین۔ ایسے لوگ جو صبر سے اور دُعا سے استعانت کرتے ہین ان کے ساتھ ہم ہو جاتے ہین۔

مین نے مشکل سے مشکل امور مین اس طریق کا تجربہ کیا اور مین شہادت دیتا ہون۔ کہ

لم اکن بدعائک رب شقیاً

افسوس کہ مسلمانون کے پاس ایسا عمدہ نسخہ ہو اور پھر بھی وہ ناکام رہین۔ کسی کو بیبیون کی نسبت شکایت کسی کو قرض کی نسبت کسی کو عدم ترقی کا شکوہ۔ یہ سب کچھ کیون ہے؟ اس لئے کہ استعانت کا یہ طرز چھوڑ دیا۔ جب سلطنت اسلام موجود تھی تو اس وقت کی حالت کو ایک شخص کا نقشہ کھینچا ہے

شب چو عقد نماز بر بندم ✦ چہ خورد بامداد فرزندم

اس وقت کا یہ حال ہے تو آج جو کچھ ہو تھوڑا ہے۔ دنیا طلبی نے لوگون کو پریشان کر رکھا ہے

ایک سلمان بادشاہ دہلی سے ملتان جاتا تھا۔ خواجہ فرید الدین سے اس کے وزیر کو عقیدت تھی اپنے پیر و مرشد کے آگے کچھ نقد روپیہ اور کچھ کاغذ رکھے نقد روپیہ تو خواجہ صاحب نے لے لیا اور گاؤن کی نسبت پوچھا یہ کیا ہے اس نے کہا یہ دس گاؤن بطور جاگیر پیش کرتا ہون تا لنگر خانہ وغیرہ کے خرچ مین کوئی دقت پیش نہ آئے۔ فرمایا اس کو اُٹھا لو۔ حدیث مین آیا ہے۔ کہ جس قوم مین زمینداری کا سامان آجائے وہ ذلیل ہو جاتی ہے۔

قرآن شریف سے استنباط فرمایا ہے جہان یہودیون کا واقعہ بیان فرمایا۔ کہ اہبطوا مصراً فان لکم ما سألتم اور پھر ضربت علیہم الذلۃ والمسکنۃ۔ پھر کہتے ہین کہ ایک شخص آیا اور تنگی معیشت کا ذکر کیا۔ کہ اتنے روپیہ کے سوا میرے پاس کچھ نہین۔ ہنس کر کہنے لگے کہ میرے گھر ساری عمر مین اتنا کبھی جمع نہین ہوا۔

یہ عجیب کیمیا ان کے پاس موجود تھی۔ اہل اللہ لوگ اپنی خواہشین بہت مختصر رکھتے ہین اور پھر انہین حصول مطالب کا ایک گُر آتا ہے اور وہ گُر یہی ہے۔ جو اوپر بیان ہوا۔

اموات۔ جو لوگ خدا کی راہ مین مقابلہ کرتے ہین اور اس حالت مین فوت ہو گئے یہ مت کہو کہ وہ اپنی عمرین برباد کر گئے۔ وہ عمرین برباد نہین ہوئین ان کے اعمال غیر منقطع ہین اس لئے انہون نے حیات جاوید پائی۔

لنبلونکم۔ اس کے معنے ہین ضرور ضرور ہمین اپنی ذات کی قسم ہے کہ ہم تمہین انعام دینا چاہتے ہین۔ مگر کچھ تھوڑا سا خوف دیکر

خوف۔ صوفی کہتے ہین الٰہی خوف۔ فقہاء کے نزدیک یہ معنے ہین کہ اکل حرام سے خوف اور شافعی کہتے ہین۔ جہاد کی تکالیف کا خوف۔

جوع۔ اس کی بھی تین صورتین ہین۔ (۱) روزہ (۲) مال حرام ملتا ہے تو نہ لے اور اگر اس لینے سے فاقہ آتا ہو تو اس فاقہ کو مقدم کر کے اسے برداشت کرے (۳) بعض وقت اپنے پیٹ کو خالی رکھ کر دینی امور مین امداد دے۔

نقص من الاموال۔ مالون کی کمی کی بھی کئی صورتین ہین (۱) اللہ کی راہ مین خرچ کرنا (۲) رشوت۔ حرامزدگی۔ باطل سے مال ملتا ہے اُسے نہ لیا۔ عوض نقص من الاموال ہوتا ہے زکوٰۃ دینے سے۔ حرام سے بچنے سے یا کسی الٰہی حکمت کی ماتحت کسی چیز کے قبضہ سے نکل جانے سے۔

(۱) انفس۔ جانون کو خدا کی راہ مین خرچ کرنا۔

الثمرات۔ پھلون کی زکوٰۃ۔ اور اس سے مراد اولاد بھی ہے۔

انا للہ۔ ایک شخص کا کوئی بہت پیارا مر گیا وہ بہت مضطرب تھا ایک دوست نے اسے آکر ایک کہانی سنائی کہ ایک شخص نے کسی کے پاس جواہرات امانت رکھے تھوڑے دن بعد جب وہ واپس لینے کو آیا۔ تو اس نے رونا۔ چیخنا۔ چلانا شروع کر دیا۔ اسی وہ شخص جس کا بہت پیارا مر گیا تھا۔ کہہ تو وہ بڑا ہی بے وقوف تھا جو امانت کو واپس دیتے ہوئے روتا ہے۔ جب اس کے منہ سے یہ بات نکلی تو اس کے دوست نے کہا آپ اپنی طرف نگاہ کرین۔ لڑکے بھی آپکے خدا کی امانت تھے۔ اگر خدا نے واپس لے لئے تو پھر جزع فزع کا کیا مقام ہے۔

انا الیہ راجعون۔ یعنے اگر خدا باوجود اس کا مالک اس کا بادشاہ اور اس کا خالق و رب ہونے کے کوئی چیز لے لیتا ہے۔ تو غم کی بات نہین کیونکہ ہم نے بھی اسی کے حضور جانا ہے اور وہان جا کر اس کا نعم البدل پانا ہے بلکہ اسی دنیا مین بھی۔ میرے نو لڑکے لڑکیان مر چکے ہین۔ ہر ایک کے مرنے پر مین نے یہی خیال کیا ہے کہ آخر ایک دن ہم سے جدا ہونا تھا یا مین نے مرنا تھا۔ یا ان مین سے کسی نے۔ بہر حال خدا کے پاس جا کر پھر جمع ہونا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے اور بہت اولاد دیدی والحمد للہ

اولئک علیہم صلوٰۃ۔ صلوات کہتے ہین کہ بدی کا اثر اور سزا جس بات پہ مرتب نہ ہو ان خاصہ عنایات کا نام صلوات ہوتا ہے۔

رحمۃ۔ یعنے علاوہ ان خاص عنایتون کے عام رحمتون مین بھی حصہ ملتا ہے یہ تو ایک دعوےٰ تھا۔

اب اس کا ثبوت بیان فرماتا ہے۔

ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ۔ ہاجرہ نام ایک عورت تھی جو میری تحقیق کے مطابق ملک مصر کی ایک شاہزادی تھی۔ ابراہیم کی کرامتون کو دیکھ کر بادشاہ نے اپنی لڑکی ابراہیمؑ کے نکاح مین دیدی۔ نوجوان اور خوبصورت اور باکرہ تھی اس وقت ابراہیم کی عمر ۸۶ سال تھی جب کہ وہ حاملہ ہوئی۔ مین بہت ہی مختصر سناتا ہون کہ پہلی بی بی نے اسے نکلوا دیا اس پر اللہ سے مکالمہ ہوا۔ کہ کیون نکلی۔ آپنے عرض کیا کہ بڑی بی بی رہنے نہین دیتی۔ خدا نے فرمایا۔ واپس جاؤ اور اسکی فرمانبردار ہو کر رہو اس صبر کے بدلے مین ہم تمہین ایک لڑکا دین گے جس کی اولاد تمام جہان کے لئے موجب ہدایت ہو گی اور آسمان کے تارے اور ریت کے ذرے گننے آسان ہونگے مگر تیری اولاد کو کوئی نہ گن سکے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ پھر جب دوبارہ اس بی بی نے ہاجرہ کو دُکھ دیا۔ تو ابراہیم انہین مکہ مین چھوڑ گئے۔ ابراہیم سے پوچھا۔ کہ ہمین کس کے سپرد کرتے ہو آپ نے اس کا جواب نہین دیا۔ پھر پوچھا کہ کس کے حکم سے یہان لائے ہو۔ فرمایا۔ خدا کے حکم سے اس پر اس نیک بخت صابرہ بی بی نے کہا تو پھر اب تمہاری

عبد اللہ۔ اسامہ
حفیظ الرحمان
محمد احمد عبد القیوم
امۃ اللہ۔ رابعہ
عائشہ۔ امامہ

ضرورت نہین۔ اس بی بی کے پاس نہ روپیہ تہا نہ مال اسباب تہا نہ مویشی تہے بچہ بھی بہوکا تہا وہان کوئی غمگسار نہ تہا۔ درندون کا بھی ڈر تہا کوئی آبادی بھی نہ تہی مگر اس صبر کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ آج مکہ ایک عظیم الشان شہر آباد ہے جو کروڑ ہا مخلوق کا ملجا و ماوا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو میرے نام کے لئے صبر کرکے اس کے نتائج سے آگاہی حاصل کرنا چاہتے ہین وہ صفا و مروہ سے جاکر یہ شعور یہ معرفت حاصل کرین کیونکہ وہ مقام اللہ کی طرف سے صبر کے نتائج کے شعور کے حصول کا ذریعہ مقرر شدہ ہے جو حج کو نے جاتے وہ وہان ذرا چل کر پہر کر دیکہے کہ ہمارا فضل اس صابرہ پر کیسا ہوا۔ ہم کیسے قدردان ہیں۔

۶۔ مارچ سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر۴)

وَ اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ۔ اُوپر کی آیات مین کفار پر لعنتون کا ذکر ہے۔ اب ان سے بچنے کا ایک نسخہ بتلایا ہے۔ (۱) اللہ کی طرف جہک جانا جو اپنی ذات و صفات مین یگانہ ہے۔ یہان اس معبود کی دو عظیم الشان صفتون کا ذکر ہے

الرحمان۔ بلامبادلہ رحم کرنے والا

الرحیم۔ سچی محنتون کو ضائع نہ کرنے والا۔ بلکہ انپر ثمرات مرتب کرنیوالا۔

آپ اپنی ہستی اور صفت رحمانیت کا ثبوت دیتا ہے۔ پہلا ثبوت۔ آسمان و زمین کی پیدائش ہے اور رات و دن کا اختلاف۔ ایک چھوٹی سی پیالی انسان کسی کے پاس دیکہے تو یہ کبھی وہم مین نہین آتا۔ کہ خودبخود بن گئی تو اتنا بڑا آسمان و زمین دیکہ کر یہ یقین کیون حاصل نہ ہو کہ ان کا پیدا کرنے والا بھی کوئی ہے۔

پھر یہ فطری بات ہے کہ جب مختلف اشیاء کو خاص ترتیب سے رکہا ہوا دیکھتے ہین تو ایک بچہ بھی سمجھ جاتا ہے کہ ان کا اس ترتیب سے رکھنے والا ضرور کوئی ہے۔ چہ جائیکہ ایک عقلمند انسان۔ آسمان کو دیکہے زمین کو دیکہے اس کی مختلف مخلوقات کو ایک خاص نظام مین دیکہے۔ دن رات کے کامون مین ایک خاص انتظام نظر آئے اور پھر یہ نہ مانے کہ ان کا مرتب کرنے والا بھی کوئی ہے۔ مین تمہین ایک قصہ سناتا ہون۔

دارالسلطنت بغداد مین کہہ ایسے آدمی جمع ہوگئے جو دہریہ تہے ان مین چند آدمی ایک دفعہ حضرت امام ابوحنیفہ کے پاس آئے۔ جب امام صاحب نے انہین اپنے مکان مین جمع ہوتے دیکہا تو نہایت متفکر چہرہ بنالیا۔ انہون نے کہا۔ حضرت آپ کس خیال مین ہین۔ ہم تو ایک مسئلہ دریافت کرنے آئے ہین آپنے فرمایا مین تو اس حیرت مین ہون کہ یہان بغداد مین لاکہون آدمی رہتے ہین ہر ایک کی ضرورت مختلف ہے کوئی چین سے کوئی حبش سے۔ کوئی کسی اور بحری مقام سے وابستہ ہے پھر ہر ایک ضرورت کے لئے جہاز پر جہاز چلے آتے ہین اور سنتا ہون نہ ان پر کوئی ملاح ہے نہ ان کا کوئی مالک ہے۔ نہ انہین کوئی چلانے والا ہے اس پر اس دہریہ جماعت کا بڑا بولا۔ کہ معلوم ہوتا ہے۔ آپکے دماغ کو کوئی صدمہ ہوگیا ہے یہ کام بغیر کسی مدبر بالارادہ کے نہین چل سکتا اور نہ چل رہا ہے آپنے فرمایا۔ بغداد کی کاروائی تو بغیر کسی مدبر کے نہ چلے مگر آسمان و زمین کا کارخانہ خودبخود چلتا ہے اس پر وہ بہت ہی نادم ہوئے اور چلے گئے۔ مجھے بھی کئی دہریون سے گفتگو کا اتفاق ہوا۔ ایک دفعہ مین نے ایک دہریہ سے اس دری کی طرف اشارہ کرکے جس پر ہم بیٹھے تہے پوچھا اس کا یہ ناگہ یہان سے پلٹ کر اوپر کیون گیا ہے اس نے کہا۔ مدبر بالارادہ دری کے بننے والے نے اسے بیچ دار بنالیا۔ مین نے کہا آپنے اس دری کا بننے والا دیکہا۔ کہا نہین مگر ایسی دریان بنتے ہین نے دیکھی ہین۔ جب اسے سمجہا گیا کہ تم لوگ تو تماثل اجسام کے قائل نہین۔ تو اس سے ہنس کر بات کو ٹالنا چاہا یہان وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ تک تو اپنی ہستی اور صفت رحمانیت کا ثبوت دیا۔

اب رحیمی صفت کا بیان ہوتا ہے پہلے تو جہازون کو لو۔ جن سے لوگون کو بہت نفع پہونچتا ہے۔ یہ دوسرے ملک کے مالون کو بائیکاٹ کرنے والے اور سودیشی تحریک کے بانی اس آیت کا انکار کرنے والے ہین اگر ہم آج یہ تفریق کرین گے کہ فلان ملک کی چیز خواہ کیسی اچھی ہو ہم نہین لیتے۔ تو کل پھر بعض شہرون کو بائیکاٹ کرینگے۔ پھر مذہبی تفریق درمیان مین آئے گی۔ مسلمان کہین گے ہم ہندوؤن کی نہین خریدتے۔ اور ہندو کہین گے ہم عیسائیون سے یہ معاملہ نہین رکھتے۔ پھر مذہبون کی آپس مین تفریق ہوگی وہابی کہین گے ہم حنفیون کی بنی ہوئی چیزین نہین خریدتے اور حنفی کہین گے ہم احمدیون کی نہین خریدتے۔ اس طرح تو بڑا فساد پڑیگا۔

پھر اوپر سے پانی کا برسنا اور اس پانی سے فائدہ اٹھانا۔ یہ بھی رحیمی صفت کے ماتحت ہے۔ پھر جانوروں کا پیدا کرنا جو طرح طرح کی ضرورتون مین ہمارے کام آتے ہین کوئی بوجھ اٹھاتا ہے۔ کوئی ہل چلاتا ہے۔ کوئی حفاظت کرتا ہے کوئی غذا بنتا ہے

وَتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ۔ ہواؤن کے بارے مین بڑی بڑی کتابین بنی ہوئی ہین ایک ہوا ہے جو جہازون کو ایک مقام سے دوسرے مقام تک لیجاتی ہے۔ ایک ہوا ہے۔ جو ریل کو چلاتی ہے ایک گندگیون کو صاف کرتی ہے۔ ایک بیماری کے جرم فنا کرتی ہو ہوا کی تعریف مین بھی خدا کی قدرتون اور اس کے رحیم ہونے کے بہت سے نشانات ہین پھر بادل جو آسمان و زمین مین مسخر ہے۔ گویا کہ وہ ستقہ ہے۔ جو جناب الٰہی کا منتظر ہے جہان اسے حکم ہو۔ پانی پہونچائے۔ یہ سب کچھ بیان کرکے فرماتا ہے کہ اولوالالباب کے واسطے درجہ ہے۔ معمولی عقل والے بھی اس سے اس نتیجہ تک پہونچ سکتے ہین کہ اللہ تعالیٰ ہے اور وہ رحمان و رحیم ہے۔ اس کا مقابل کوئی نہین۔

حسن و احسان مین اس سے بڑھ کر کوئی نہین۔ پس عشق و محبت بھی اسی ذات سے سزاوار ہے اکثر لوگ ہین جو کسی کی آن پر۔ آواز پر۔ اداؤن پر۔ مال پر جاہ و جلال پر علم و فضل پر حسن و خوبی پر لٹو ہو جاتے ہین مگر نہین جانتے۔ کہ یہ سب چیزین فانی ہین بہت سی عورتین جو اپنے حسن دلاویز کی وجہ سے دوسرون کے ابتلا کا موجب تہین۔ ایک وقت انپر ایسا آیا کہ آتشک ہوئی اور ناک گر گئی بہت سے ایسے امراء ہین کہ ایک دم مین غریب ہوگئے۔ بہت سے ایسے علماء ہین کہ حواس باختہ ہوگئے پہر جس کمال کی وجہ سے انکی قدر ہوتی تہی وہ جاتا رہا تو کسی نے بات تک نہین پوچھی۔* پس جو مومن ہے وہ اپنا محبوب اللہ کو بناتا ہے وہ نہ اپنے پیر و مرشد [illegible]

* وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ۔

ضمیمہ اخبار بدر قادیان
ب
۲۵ مارچ ۱۹۰۹ء
ایک سنیاسی صاحب کی کرامات
میرا ایک حقیقی عزیز عرصہ چار سال سے نامردی کی بیماری میں مبتلا تھا۔ میں نے سینکڑوں دوائیاں یونانی و انگریزی تیار کرکے استعمال کیں۔ اور بھی تمام ملک کے بعض بڑے بڑے اشتہاری حکیموں و ڈاکٹروں سے کئی قسم کے روغن و گولیاں منگا کر استعمال کیں۔ اور بہت سا روپیہ خرچ کیا۔ مگر کسی دوائی سے بھی کچھ فائدہ نہ ہوا۔ آخر اتفاق سے ایک سنیاسی صاحب مجھ کو ملے۔ جنہوں نے کمال خوشی سے رحم فرما کر اور میرے پاس رہکر ایک عجیب گولیاں تیار کروا کر استعمال کروائیں۔ ان چالیس گولیوں کے کھانے سے بیس دن میں تمام بیماری اسکی جاتی رہی اور بہمہ وجوہ تندرست ہو گیا۔ ان مفید و لاثانی گولیوں کو پوشیدہ رکھنا نامناسب سمجھ کر پبلک کے لئے یہ اشتہار چھپوا دیا ہے کہ کسی شخص کو خواہ کیسی بیماری نامردی یا سستی وغیرہ خواہ کسی وجہ سے پیدا ہوئی ہو تو ان گولیوں کو منگا کر اپنی بیماری کو رفع کرے۔ ان گولیوں کے استعمال سے جوانی و بچپن کی تمام پیدا شدہ خرابیاں نامردی و سستی۔ جریان۔ ضعف باہ۔ ضعف مثانہ۔ سرعت وغیرہ دور ہو کر مادۂ تولید پیدا ہوتا ہے۔ خواہ کیسا ہی گیا گذرا مریض لاعلاج ہو بیس دن میں نامرد سے مرد اور مرد سے جوانمرد تمام عمر کے لئے بنجاتا ہے۔ بلکہ بوڑھا آدمی بھی لوہے کی لاٹھ کی طرح طاقتور ہو جاتا ہے اور تندرست جوان کی قوت بھی انکے استعمال سے آگے سے دُگنی ہو جاتی ہے۔ ان گولیوں سے قوت مردمی ہمیشہ مستقل رہتی ہے۔ ان کا اثر عارضی نہیں۔ ان گولیوں کے برابر مقوی اور طاقتور زود اثر دوائی پچاس روپے خرچ کرنے پر بھی اور کسی جگہ سے بھی آپ کو نہیں مل سکیگی۔ ان گولیوں سے ہزاروں لاعلاج آدمی نامردی و سستی کی بیماری والے نامرد سے مرد پورے کامیاب لوہے کی لاٹھ کی طرح طاقتور ہو گئے ہیں۔ ہمارا دعوےٰ ہے کہ تمام ملک میں کسی اشتہاری حکیم یا ڈاکٹر کے پاس ایسی اکسیر اعظم مجرب دوائی نامرد کو مرد اور مرد کو جوانمرد بنانے والی نہ ہوگی۔ ان گولیوں کا پارسل جس جگہ ایک بھی پہنچا ہے اُنکے فائدے کی شہرت سنکر سینکڑوں آدمی منگانے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ ان گولیوں کو بڑے بڑے نامی گرامی ڈاکٹروں حکیموں سنیاسیوں۔ اور عام لوگوں نے بار بار آزما کر ہزارہا سرٹیفکیٹ آپکے آپ ان گولیوں کے پُرتاثیر اکسیر اعظم ہونے کے بھیجے ہیں۔ جو صاحب یہ گولیاں استعمال کریں گے۔ وہ ضرور قوت مردمی کا خزانہ عمر بھر کے لئے حاصل کرینگے جو صاحب میری اس سچی تحریر کو آجکل کے اشتہاروں کی طرح ناقابل اعتبار جانکر یہ گولیاں نہیں منگائیں گے وہ سراسر غلطی میں رہینگے۔ ہم نے یہ اشتہار آجکل کے بعض اشتہاری حکیموں کی طرح مبالغہ آمیز یعنی طمع کے لئے جھوٹ لکھ کر ناجائز طریق سے روپیہ کمانے کی غرض سے نہیں چھپوایا۔ اگرچہ آجکل لوگ وادس کے اشتہاروں کو قابل اعتبار نہیں سمجھتے۔ مگر خیال کرنا چاہئے کہ سچی چیز کو بھی عام لوگوں میں ظاہر کرنے کا بغیر اشتہار کے اور کوئی ذریعہ نہیں ہو سکتا۔ اس واسطے ہر ایک صاحب کو بلاشک یہ تحفہ لاثانی گولیاں منگا کر فائدہ اٹھانا چاہئے۔ یہ گولیاں ہر ایک موسم میں استعمال ہو سکتی ہیں۔ یہ گولیاں معہ کاغذ ترکیب استعمال لکڑی کے چھوٹے سے بکس میں بند کرکے بھیجی جاتی ہیں +
قیمت } ان چالیس گولیوں کی ایک روپیہ چار آنہ (عہ) ان گولیوں کی لاگت ہی حسب الارشاد سنیاسی صاحب کے لیجاتی ہے
اور محصولڈاک چالیس گولیوں سے لے کر پانچ روپے کی گولیوں تک چار آنہ لگے گا جو بذمہ خریدار ہوگا +
تمام خطوط ہمارے نام مندرجہ ذیل پتہ پر
آنے چاہئیں :-
مترم سنگھ ایس ڈبلیو شہر سیالکوٹ (پنجاب)

۲۵ مارچ ۱۹۰۹ء
مردہ زندہ کرنیوالا روغن
دافع لاغری و کجی کیلئے بیرونی مالش سے ایک ہفتہ میں نامردی دور کرنے کیلئے روغن طلائی کی شیشی منگا کر استعمال کریں
جن آدمیوں نے بچپن کی ناجائز حرکتوں یا جوانی کی مستی میں اپنے ہی ہاتھوں سے اپنا ستیاناس کیا ہوا ہو۔ اور
تمام پٹھے کمزور سست ہو کر لاغری۔ کجی وغیرہ پیدا ہو گئی ہو ان کے لئے یہ طلا سنگ پارس کی طرح اکسیر اعظم ہے۔
اس روغن کی ایک شیشی کی ایک ہفتہ مالش سے تباہ شدہ رگوں۔ پٹھوں کی سستی۔ کمزوری۔ لاغری۔ کجی وغیرہ دور ہو کر آدمی
پورا پورا طاقتور ہمیشہ کے لئے ہو جاتا ہے۔ ہزارہا آدمیوں پر تجربہ کیا ہے۔ مادرزاد نامردی کے سوا ہر قسم کی نامردی۔ سستی کمزوری
وغیرہ دور کر کے شرطیہ نامرد سے مرد اور مرد سے برا مرد بنا دیتا ہے۔ یہ روغن نامردوں کے لئے ہی نہیں بلکہ تندرست اچھے آدمی
بھی ایک دفعہ استعمال کریں تو عمر بھر کبھی کمزور نہ ہونگے اور بڑھاپے میں بھی انکی قوت مردانگی جوانوں کی طرح رہیگی۔ یہ طلا تکلیف
دینے والا نہیں۔ اسکے استعمال سے سوزش۔ پھنسی۔ ابھار نہیں ہوتا۔ اور نہ پٹی باندھ کر بیکار بیٹھنا پڑتا ہے۔ یہ طلا چالیس چیزوں کا
روغنی بذریعہ پاتال جنتر تیار کیا جاتا ہے۔ اس لاثانی بے ضرر طلا کا دنیا بھر میں کوئی نظیر نہیں۔ اگر کسی اشتہاری حکیم کے پاس یہ
طلا ہوتا تو وہ ضرور دس روپے قیمت سے کم پر فروخت نہ کرتا۔ مگر ہمارے ہاں اسوقت اس طلاء کی ایک شیشی کی قیمت صرف
دو روپے (عہ) اس طلاء کی لاگت ہی لیجاتی ہے۔ محصولڈاک معاف۔ جو صاحب اس طلاء کے ہمراہ گولیاں منگائیں گے انکو
گولیاں کا بھی محصولڈاک نہ دینا پڑے گا۔ نوٹ :۔ اس عجیب و غریب طلاء کو جلدی منگا لیویں۔ ورنہ پانچ روپے قیمت
خرچ کر کے یہ طلا آپ کو منگانا پڑے گا۔ کیونکہ بیس ہزار آدمی کے صحتیاب ہونے کے بعد اس طلا کی قیمت پانچ روپے مقرر
کردی جاویگی۔ طلاء منگانے کے لئے ذیل کے پتہ پر خط لکھئے +
شرم سنگھ ایس ڈبلیو شہر سیالکوٹ
ایک سو روپیہ انعام
جو اشتہار سنیاسی صاحب کی عطیہ گولیوں کا دوسری طرف درج ہے۔ اُن گولیوں سے عرصہ پندرہ سال ہیں کئی
ہزار لاعلاج آدمی صحت پا چکے ہیں اور بہت سے نئے گاہک جو آجکل کے اشتہاروں سے ڈرے ہوئے ہمارے اشتہار کو بھی
قابل اعتبار نہ جانکر گولیاں یا طلا نہ منگا دیں وہ ہمارے پاس آ کر شرطیہ ہماری گولیاں یا طلا استعمال کریں فائدہ ہونے پر یکصد
روپیہ انعام مریض سے ہم لینگے اگر مریض کو نہ فائدہ ہوگا تو یکصد روپیہ حرجانہ ہم مریض کو دینگے۔ یہ دعوے اپنی صداقت اور دوائی
کے قابل تعریف پر تاثیر لاثانی ہونے کے کیا جاتا ہے۔ اسپر بھی جسکو اعتبار نہ آئے وہ ہندو ہندو اور مسلمان مسلمان ہی نہیں +
ایک ہزار روپیہ انعام کا چیلنج
ہماری گولیوں کے عرصہ پندرہ سال سے اشتہار چھپتے دیکھ کر اور ان لاثانی گولیوں کی عالمگیر
شہرت اور حد سے زیادہ عزت و بکری سنکر آجکل بعض دھوکہ باز آدمیوں نے ہمارے اس
سچے اشتہار کی نقل کر کے بالکل جھوٹے اشتہار فرضی سنیاسیوں کی دوائی کے چھپانے شروع
کر دئیے ہیں۔ اور بعض اشتہاری حکیموں نے ہمارے اشتہار سے کئی فقرے لیکر اپنے اشتہاروں میں درج کر لئے ہیں اور ملک کے ہر ایک کوچے سے آجکل دیکھا بھی
مختلف رنگوں میں کئی طرح کے اشتہار اسی دوائی کے نکل رہے ہیں۔ ہمارے پاس روزانہ بیسیوں خط آتے ہیں کہ فلاں اشتہاری سے قوت کی دوائی منگوائی۔
لیکن بجائے فائدہ کے نقصان ہوا۔ افسوس آجکل دھوکہ باز اشتہاری طبیبوں نے دنیا کو سخت دھوکہ میں ڈال رکھا ہے۔ پبلک کو نقلی و
جعلی دوائیوں کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے۔ اور ہم ان جملہ اشتہاری حکیموں کو ڈنکے کی چوٹ یہ نوٹس دیتے ہیں اگر کسی شخص کو اپنی دوائی
پر سب سے زیادہ بھروسہ ہے وہ مرد میدان بنکر ہمارے مقابلہ پر آکر چند لاعلاج مریض نامردی والوں کا معالجہ کرے اور فیصلہ
کے لئے وہ خود مریض اور چند معتبر آدمی بطور منصف مقرر کئے جاویں۔ جسکی دوائی بے اثر ثابت ہو اس سے ایک ہزار
روپیہ بطور تاوان وصول کر کے اس شخص کو دیا جاوے جسکی دوائی اکسیر نامردی و سستی کے لئے تیر بہدف
ثابت ہو اور پبلک میں مشتہر کر کے سچے جھوٹے اشتہاروں کی قلعی کھول دی جاوے +
شرم سنگھ ایس ڈبلیو شہر سیالکوٹ

انتخاب الجرائد

افغانستان کی ترقی ۔ ۵۰ مدارس حبیبیہ یونیورسٹی سے ملحق ہو چکے ہیں۔

افغانستان میں لوہے۔ سیسہ۔ تانبے اور دوسری دہاتوں کی کانیں موجود ہیں۔ سنگ مرمر اور پتھر کی دوسری کانوں پر کام شروع ہو گیا ہے۔ لیکن سب سے زیادہ توجہ کوئلہ کی کانوں پر ہے۔

زراعت ۔ سرکار کو بھی زرخیزی سے نئی بجا و آلات کشاورزی کے ذریعے سے ترقی دینے کا ارادہ کیا ہے۔

افغانستان کے مختلف تجارتی مرکزوں کو ہندوستان کی سرحد سے پختہ سڑکوں کے ذریعے سے ملا دینا چاہتے ہیں۔ دریائے کابل پر ایک آہنی پل تیار ہو رہا ہے جو بہت جلد مکمل ہو جائیگا۔

ٹیلیفون کا سلسلہ جلال آباد (متصل سرحد ہندوستان) سے ہرات (متصل سلطنت ایران) تک قائم کیا گیا ہے۔ یہ سلسلہ مکمل ہو چکا ہے۔

سردار مرزا غلام حیدر خان صاحب پوسٹ ماسٹر ڈاکخانہ امیریہ دولت خداداد مقیم پشاور شروع فروری میں تقریباً پچیس تیس لاکھ روپیہ لیکر اپنے آقائے نعمت کی خدمت میں بمقام جلال آباد حاضر ہوئے یہ روپیہ سردار ممدوح کو انگریزی خزانہ سے سالانہ امدادی رقم کے حساب میں وصول ہوا تھا۔

ترکی دستور کے بعد سے یمن میں اب پچھلے دنوں ایک فوجی مہم زیر کمان الیاس آفندی کلکٹر زبید و حاکم ضلع ۸۰۰ سپاہیوں کی قبیلہ زرنیخ کی شاخ بنو ادریس العرقی کی سرکوبی پر مامور ہوئی ہے۔ قبیلہ زرنیخ کی مردم شماری پندرہ ہزار جوان ہے ان لوگوں نے ایک کاروان (۲۰۰) اونٹوں کا لوٹ لیا جو زبید کے تاجروں کا مال لے جا رہا تھا۔ الیاس آفندی نے پہلے قبیلہ کے شیوخ کو طلب کیا۔ اور انہیں مال مسروقہ واپس دینے کی فہمائش کی مگر جب غارت گر گروہ نے واپسی مال سے انکار کیا تو اس پر مہم روانہ کر دی ہے۔

دو ترکی جنگی جہازات بحر احمر کے سواحل کی نگرانی پر مامور ہوئے ہیں۔ یہ جہاز ملک یمن اور عرب میں خفیہ اسلحہ کی درآمد مسدود کرنے پر متعین ہیں۔ حال میں انہوں نے چند سنبک کشتیاں مشتبہ پا کر گھیر لیں اور ان کی تلاشی لینی چاہی۔ کشتیاں تلاشی پر راضی نہ ہوئی۔ تو عثمانی جنگی جہازات نے ان پر آتشبازی کی دو کشتیاں غرق کر دیں اور تین بسالم گرفتار کر لیں۔ گرفتار شدہ کشتیوں پر دو ہزار بندوقیں اور ۲۵۰ بکس کارتوسوں کے ملے جو ضبط کر لئے گئے

فیضی پاشا سابق گورنر یمن اپنے عہدہ کا چارج حسن تحسین پاشا جدید گورنر کو دیکر صنعاء سے حدیدہ آئے اور یہاں سے روانہ قسطنطنیہ ہو گئے ہیں۔

روضہ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے آستانہ علیہ سے ۲۰ صندوق بیش قیمت پردوں اور شیشہ آلات کے براہ حجاز ریلوے ارسال کئے گئے ہیں یہ سامان دمشق پہنچ گیا تھا اور امید ہے کہ اب مدینہ منورہ پہنچ گیا ہوگا۔

باب عالی کو معلوم ہوا کہ صوبہ یانیا میں یونان کی مفسدہ انگیز انجمن خفیہ اسلحہ لاکر یونانی باشندوں کو تقسیم کرتی اور انہیں آمادہ فساد و بغاوت بنا رہی ہے اب تک بہت سی مقدار اسلحہ اور بارود کی آ چکی ہے اور کئی مجرمانہ افعال بھی سرزد ہو چکے ہیں۔ حکومت نے چار پلٹنیں بری سپاہ کی بغرض حفظ امن اور دو جنگی جہازات حفاظت سواحل کے ارسال کر دئے ہیں۔

ہوانا میں تماکو سیگار اور کھانڈ پر محصول برآمد معاف کیا گیا کیونکہ خزانہ معمور ہے۔

نیویارک میں بلیک ہینڈ نام ایک مفسدانہ سازش کا پتہ لگایا گیا۔ اٹالین بدمعاش شامل ہیں۔

تمام برٹش انڈیا میں ۴۸ لاکھ طلبہ درج رجسٹر ہیں سرکاری خرچ ۵ کروڑ ۹۵ لاکھ سالانہ ہے

جمعرات کو بھریا سرائے میں دن دوپہر آگ لگی ایک میل تک پھیل گئی ۔ ۵۰ کھٹے راکھ ہو گئے ایک آدمی بھی کباب ہوا۔

پیرس میں تمام ملازمان پوسٹ آفس کا کام چھوڑ بیٹھے وہ رعائتیں چاہتے ہیں بہت حرج ہو رہا ہے تیس لاکھ خطوط اور ایک لاکھ پیغامات تار برقی جمع ہو گئے جو تقسیم نہیں کئے گئے۔

مسٹر ویمس صاحب جوڈیشیل کمشنر بلوچستان ہیں وہ لاہور میں جج چیفکورٹ مقرر کئے گئے۔

سرگودہا میں میلہ ٹانٹس اسپان بخوف طاعون بحکم سرکار بند کر دیا گیا ہے۔

جمعرات گذشتہ کی شب کو بازار کوہاٹ میں نہایت سخت آگ لگی۔ کئی لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا۔

پچھلے سنیچر کو ۴۰۰ ہندی مزدور جزیرہ فجی سے کلکتہ واپس آئے۔ ۲ لاکھ روپیہ نقد کما کر لائے۔

کابل میں امیر صاحب کے خلاف ایک خوفناک سازش قتل و انقلاب حکومت کی ظاہر ہوئی سنسنی عظیم پھیلی ہے۔ بی بی حلیمہ بھی اس سازش میں شامل سمجھی جاتی ہیں جو امیر صاحب کی سوتیلی والدہ ہیں۔ لیکن ناکام رہی۔ کابل اور جلال آباد میں بہت لوگ اس سازش میں گرفتار کئے گئے ہیں مزید حالات کا انتظار ہے۔

پنجاب و صوبہ سرحدی میں افیون کے داخلہ کا محصول چھ روپیہ فی سیر کے حساب سے لیا جاویگا۔

خلیج فارس میں ناجائز اسلحہ کی تجارت بند کرنے کو ماہ اپریل میں برسلز میں عالمگیر کانفرنس کریں گے۔

پیرس میں ڈاک اور تار کا کام بند رہنے سے قحط کا خوف بڑھ گیا ہے کاروبار میں حرج عظیم ہے۔

پنجاب کی تین نہروں کے اجرا کیواسطے گورنمنٹ ہند اسی لاکھ روپیہ سالانہ دیتی ہے۔ جدید نہروں سے یہ غرض ہے کہ جہلم۔ چناب و راوی تین دریاؤں کے پانی کو مجتمع کر کے وسیع افتادہ رقبہ کو سرسبز و شاداب بنایا جاوے۔

رفعت پاشا نے پایہ تخت روس میں روسی وزیر خارجیہ سے بلگیریا سے معاوضہ حاصل کرنے کا تصفیہ کر لیا۔ روس نے اپنا تمام تاوان جو ۴۰ سال میں ادا ہونیوالا تھا ترکی کو چھوڑ دیا اور علاوہ ازیں ۵۰ لاکھ پونڈ ترکی کو اور ملیگا۔ اقرار نامہ پر بھی دستخط ہو گئے۔

بقول نووئے وریمیا گورنمنٹ ایران کی ۱۵۰۰ بیوی فوج نے جلفے سے کوچ کرتے ہوئے دس دیہات کو جلا دیا جنمیں سے چار دیہات میں روسی رعایا کے لوگ آباد تھے انہوں نے وہاں کے باشندوں کا قتل عام کیا حتے کہ عورتوں اور بچوں تک گولی مار دیں۔

امریکہ میں ایک مشین ایجاد ہوئی ہے جو ایک دن میں ۱۱ سیر مکھن سنگھاڑوں سے بناتی ہے۔ اضلاع متحدہ امریکہ میں اس مکھن کو لوگ بہت پسند کرتے ہیں کیونکہ یہ بہت پرورش کرنے والا ہے۔ سنگھاڑہ ہندوستان میں کثرت سے پیدا ہوتا ہے اور بڑی بہتات میں یورپ کو بھیجا جاتا ہے جہاں اس کو بطور خوراک کے استعمال کرتے ہیں۔ آجکل مکھن اور گھی کی قلت اور خرابی کی شکایت یہاں عام طور پر کی جاتی ہے اس لئے اس نئی تجارت کی طرف توجہ دینا کچھ کم مفید ثابت نہ ہوگا۔

ہز ایکسلنسی لارڈ منٹو ماہ اپریل میں لاہور میں رونق افروز ہوں گے ان کے استقبال کے لئے تیاریاں شروع ہیں۔

میونسپلٹی کی جنرل کمیٹی نے ایک خاص اجلاس میں یہ فیصلہ کیا کہ میونسپلٹی کی طرف سے ۵ ہزار روپیہ صرف کیا جاوے اور ایک جلوس سے سندہ فجہ میں ایڈریس پیش کیا جاویگا اور شہر کو ... آرائش اور ...

دفتر بدر قادیان دار الامان سے طلب کرو

براہین احمدیہ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف جس کے جواب میں دس ہزار روپیہ کا انعام مقرر ہے اس کی کئی پیشگوئیاں اب پوری ہو رہی ہیں۔ قیمت بے جلد صہ۔ مجلد صہ

درثمین۔ حضرت اقدس کی جس قدر نظمیں ہیں انکا مجموعہ۔ مجلد ۲ر بے جلد ۲ر

شہادت القرآن۔ مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی کتاب شہادت القرآن کا علمی و دندان شکن جواب۔ تازہ تصنیف قاضی اکمل صاحب۔ قیمت ۲ر

معیار الصادقین۔ راستبازوں کی پہچان کے اصول مسیح موعودؑ کے دعاوی کا ثبوت۔ قیمت ۳ر

ظہور المسیح۔ اکثر مخالف کتابوں کے اعتراضوں کے جوابات۔ وفات مسیح اور حضرت کے دعاوی کی نسبت کامل تشریح آیۃ استخلاف کی عجیب تفسیر کی گئی ہے۔ قیمت ۲ر

سر الشہادتین۔ مصنفہ فاضل امروہی مولوی محمد احسن صاحب۔ مولانا عبد اللطیف شہید کی پیشگوئی سورہ یٰسین سے۔ قیمت ار

القول الصحیح۔ اردو نظم میں مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت۔ قیمت ار

البرہان الصریح۔ پنجابی نظم میں۔ قیمت ۲ر

عصمت انبیاء۔ ان آیات کی صحیح تفسیر جن سے نادان انبیاء کا گنہگار ہونا سمجھتے ہیں۔ قیمت ۱ر

غلامی۔ اسلام میں غلامی کن معنوں میں جائز ہے۔ قیمت ۳ر

فتح الدین۔ پنجابی نظم۔ دلائل وفات مسیح میں۔ قیمت ۲ر

سوکر سیدھے مسیح موعود کی وفات پر جو اعتراض ہیں ان کے جواب قیمت ار

چشمہ مسیحی۔ حضرت اقدس کی تصنیف جو اور کہیں نہیں ملتی۔ قیمت ۳ر

قرآن شریف مترجم۔ از شاہ رفیع الدین جسکو سامنے رکھ کر درس قرآن شریف لکھا جاتا ہے۔ قیمت صہ

آئینہ صداقت۔ حضرت اقدس کی وفات پر نہایت عجیب رسالہ قیمت ۲ر

مبادی الصرف۔ صرف عربی زبان سیکھنے کے لئے مختصر و جامع رسالہ تصنیف امیر المومنین۔ قیمت ۲ر

جنگ مقدس۔ عبد اللہ آتھم کا حضرت اقدس سے مباحثہ۔ قیمت ۸ر

شہری نہہ کلنک اوتار۔ حضرت مسیح موعود شری نہہ کلنک اوتار تھے اس کا ثبوت۔ قیمت ۸ر

کرشن لیلا۔ لیکھرام کی ہلاکت۔ قیمت ۱ر

سیر ہند۔ تمام ہندوستان کے ہندوؤں کے مسیح معلومات کا ذخیرہ با تصویر عہ بجائے عہ

اوامر و نواہی قرآن کریم جس میں چار احادیث بھی شامل ہیں۔ مترجم سید عبد الحی کی تصنیف۔ پسند بدہ حضرت امیر المومنین۔ قیمت بجائے عہ بجائے ۸ر

عیسائی مذہب۔ عیسائیوں کی تردید میں اور مسیح کا صلیب سے بچکر کشمیر جانا ثابت کیا ہے۔ قیمت ار

اسلام کی پہلی کتاب۔ تمام دعاوی مسیح موعود کا مدلل با حوالہ مجموعہ قیمت ۲ر

معیار حق۔ سچے مذہب کی شناخت کے بارہ میں۔ قیمت ار

نظم مستفدات و کلام اللہ داد خان۔ نظم پنجابی کی شوق انگیز کتابیں۔ قیمت ہر ایک ار

لا استخلاف۔ شیعوں کا رد قرآنی آیات سے ایک نئی طرز میں قیمت ۲ر

ست سلاجیت گنگتی۔ مقوی اعضائے رئیسہ نہایت عمدہ مفرد دوائی۔ قیمت ایک تولہ ایک روپیہ۔ دو تولہ ۱ع۔ پانچ تولہ (للعہ)

ہر ایک کاروباری انسان۔ صاحب جائداد۔ رئیس۔ جج۔ مجسٹریٹ۔ رجسٹرار مصنف مؤرخ۔ ایڈیٹر۔ شاعر۔ وکیل۔ مختار۔ اکونٹنٹ۔ محاسب۔ مشکوان مہاجن۔ ساہوکار۔ عرضی نویس۔ اپیل نویس۔ ایجنٹ۔ بیوپاری۔ پٹواری ٹھیکہ دار۔ نمبردار کی عمر بھر کی ہر روزہ کار آمد کے لئے ایک نایاب اور ضروری کتاب

تقویم عمری یعنی ۱۸۴۳ء سے ۱۹۰۷ء تک

ایکسو چپیس برس کی جنتری

یہ بات آپکو اچھی طرح معلوم ہے کہ انسانی سوسائٹی کے حقوق میں انصاف امن اور اعتدال قائم رکھنے کا بڑا مدار تاریخوں کا انتظام اور نگہداشت ہے آپ کو ذاتی تجربہ سے بھی معلوم ہوگا کہ حساب کتاب۔ بہی۔ کھاتے۔ وثیقے پرانے دستاویز۔ دعوی جواب دعوی۔ مورخانہ مضمون۔ تاریخیں اہل مقدمات اور گواہوں کے بیانات لکھنے اور انکی صحت اور عدم صحت کے متعلق صحیح رائے قائم کرنے اور پیدائش و موت اور دوسرے امور (جن کیساتھ حقوق اور تواریخ وابستہ ہیں) کے متعلق گذشتہ سالوں کی تاریخیں معلوم اور مطابق کرنیکی کسقدر ضرورت رہتی ہے اور متفرق طور پر پرانی جنتریوں کی تلاش میں کتنا وقت اور روپیہ خرچ ہوتا ہے اور کیسی کیسی دقتیں اور مشکلات پیش آتی ہیں۔ ان دقتوں کو رفع کرنے کے لئے اس کارخانہ نے بڑی محنت اور خرچ سے گذشتہ ایکسو پچیس برس کی مفصل جنتری طیار کر کے عمدہ کاغذ پر چھاپی ہے اس جنتری میں ۱۸۴۳ء سے ۱۹۰۷ء ۹۷۔۱۹۰۶ء سے ۱۳۲۵ سنہ ۱۴۱۱ فصلی سے ۱۳۹۵ فصلی اور سمت ۱۹۲۹ بکرمی سے سنہ ۱۹۶۲ بکرمی تک کے تمام سنین مروجہ کی تاریخیں ایک دوسرے کے مقابل ایسے اسلوب سے لکھی ہیں کہ ہر ایک سال کی ہر ایک تاریخ اور اس کے مطابق دوسرے سنوں کی تاریخیں بہت آسانی سے دیکھی جاسکتی ہیں۔ اس عجیب و غریب جنتری کو جو ایک ضخیم کتاب بن گئی ہے بہت سے معزز حکام قانون پیشہ اصحاب رئیسوں اور تاجروں نے دیکھا اور پسند فرما کر خرید کیا اور اپنے دوستوں کو اس کی خریداری کے لئے تحریک کر کے بڑی خوشنودی ظاہر فرمائی ہے ہر ایک گھر۔ دفتر۔ کتبخانے دکان۔ کچہری اور کارخانے میں یہ جنتری بہت مفید ثابت ہوگی لہذا آپکی خدمت میں بھی التماس ہے کہ آپ بہت جلد اس کی خریداری کیلئے آرڈر کریں باوجود اتنی بڑی خوبیوں کے قیمت صرف تین روپیہ (عہ) ہے محصولڈاک بذمہ خریدار۔

المشتہر۔ خاکسار معراج الدین عمر۔ نولکھا۔ لاہور

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

(مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح)

شاہی طبیب مولوی حکیم نور الدین صاحب کا مجربہ

خدا تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں اور آجکل کچھ ایسے اسباب پیدا ہو گئے ہیں کہ عام طور پر لوگ آنکھوں کی بیماریوں میں مبتلا ہیں یہاں تک کہ نوجوانوں کو دیکھو کہ وہ بھی عینک لگائے پھرتے ہیں اور ضعف نظر کی عام شکایت ہے میں نے بڑی محنت سے اصلی ممیرا جو امراض چشم کے لئے ایک نہایت مفید چیز ہے حاصل کیا اس کے اصلی ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے تصدیق فرمائی حضرت مسیح موعودؑ کا خاندان طبی لحاظ سے بھی ایک ممتاز خاندان ہے اور اس لحاظ سے بھی آپ کی تصدیق بے نظیر ہے اور علاوہ بریں حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے (جو مسلم شاہی طبیب ہیں) بھی تصدیق فرمائی کہ یہ اصلی ممیرا ہے ممیرا حاصل کرنے کے بعد میں نے حضرت حکیم صاحب ممدوح کے مجرب اور بہت سے مریضان چشم پر آزمائے ہوئے سرمہ کے نسخے کو آپ کی ہدایت کے موافق ممیرے کے ساتھ ترکیب دیکر طیار کئے ہیں اور اب میں فائدہ عام کیلئے مشتہر کرتا ہوں اور چونکہ یہ مختلف نسخے ہیں اس لئے ہر ایک قسم کے سرمہ کی قیمت جدا جدا ہے مریضان چشم اگر سرمہ طلب کرتے وقت اپنی بیماری کی تفصیل لکھ کر بھیجا کریں تو حضرت مولوی صاحب ممدوح سے مشورہ کر کے جو سرمہ اس کے لئے تجویز کریں گے وہ بھیجدیا جایا کریگا۔

قیمت ممیرا قسم اول عہ فی تولہ۔ قیمت ممیرا قسم دوم عہ فی تولہ جس کو لوگ اسی روپیہ فی تولہ بیچتے ہیں۔ اگر اصلی ممیرا نہ ہو تو واپس کر کے قیمت لے لو۔

سرمہ قسم اول فی تولہ عہ۔ سرمہ قسم دوم عہ۔ قسم سوم عہ

علاوہ ازیں میرے پاس لنگی پشاوری ہر قسم ریشمی و زری و سیاہ و بادامی و ماشی و سفید ماشی زرد و سبز۔ قیمت عہ سے لیکر ۱۲ تک و ریشمی مشہدی افسری ۱۲ سے ۵ تک و سوتی پشاوری ہر رنگ عہ سے ۵ تک پلہ ریشمی و کلاہ کابلی ہر قسم و ہر رنگ۔ و پٹکہ ٹسری جس کو لوگ ریشمی بولتے ہیں۔ عہ سے ۲ تک میرے پاس موجود ہیں۔ جو چیز پسند نہ ہو معقول وجہ بیان کر کے خریدار کو واپس کرنیکا اختیار ہے۔ خرچ آمد و رفت بذمہ خریدار

المشتہر

احمد نور کابلی۔ مہاجر از قادیان (گورداسپور)